

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 24 مارچ 2009ء بر طبق 26 ریچ الاؤ 1430ھ بروز منگل بوقت صبح گیارہ بجکر پہچیں منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
 جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
 تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**

وَمَنْ لَا يُحِبُّ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ ذُوْنَهُ أُولَيَاءُ إِلَّا وَلِنَّكَ  
 فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ أَوْلَمْ يَرَوُ أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْلَمْ بِخَلْقِهِنَّ بِقَدِيرٍ  
 عَلَىٰ أَنْ يُحْكِمَ الْمَوْتَىٰ ۝ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ۝

﴿پارہ نمبر ۲۶ سورۃ الحقاف آیت نمبر ۳۲-۳۳﴾

ترجمہ: اور جو شخص اللہ کے بلانے والے کا کہانہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتا، نہ اللہ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہونگے یہ لوگ کھلی گراہی میں ہیں۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور انکے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا، وہ یقیناً مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔ وَمَا عَلِّيْنَا إِلَّا بِلَا غَ

### وقفہ سوالات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

چھٹی پر ہیں۔ آج کے تمام سوالات صحت، خوارک اور اریگیشن کے حوالے سے ہیں۔ جی وزیر آپا شی ! سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپا شی برقيات): سر! آپ دیکھیں جو سوالات اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق جعفر خان صاحب کے تھے ہم نے اتنی خواری ہر ڈسٹرکٹ میں کی ہے اتنی معلومات ہم نے جمع کیں افسروں کا ٹائم بھی ضائع ہوتا ہے اور عموماً جو سوال کنندہ ہوتے ہیں اس دن نہیں آتے ہیں مہربانی کر کے ان کو پابند کریں کہ وہ اسمبلی میں آئیں جب آپ منشروعوں کو پابند کرتے ہیں کم از کم محرک بھی آجائے۔

**جناب سپیکر:** آپ کی بات بالکل بجا ہے ہونا چاہیے جو معزز ممبر جب سوال کرتا ہے ہم انہیں پورا شیدول ایک ہفتے پہلے بھجوادیتے ہیں۔ چونکہ وہ کسی مصروفیت کی وجہ سے نہیں ہیں۔ اور میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لہذا مکمل صحت، خوارک اور ایریکیشن کے سوالات اگلے اجلاس کیلئے موخر کیے جاتے ہیں۔ جی محمد حسنی صاحب!

**میر جیب الرحمن محمد حسنی (وزیری بی واسا اور QGWSP):** جناب سپیکر! میری request ہے کہ جعفر خان صاحب اور ظہور کھوسہ صاحب یہی سوال کرتے ہیں اگر جعفر خان اسمبلی میں نہ ہوں تو کوئی کارروائی ہوگی بھی نہیں میری request ہے کہ باقی جو وزراء صاحبان ہیں ان کو بھی اجازت دی جائے کہ وہ سوال کریں یا تحریک التواء پیش کریں۔

**جناب سپیکر:** نہیں جی روزہ کے تحت سوالات، جو ممبران ہیں وہ حکومت سے کرتے ہیں انہیں حکومت کی کارکردگی کے بارے میں پتہ چلتا ہے یا ایک قسم کا اراکین کی طرف سے حکومت اور وزراء پر چیک ہے تو وزراء خود سوال نہیں کر سکتے They are a part of government وقفہ سوالات ختم۔ سکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### رخصت کی درخواستیں

**سکرٹری اسمبلی:** محمد اسماعیل گجر صاحب وزیر شہری منصوبہ بندی و ترقیات نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے 20 مارچ تا 4 اپریل تک کے اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

**جناب شفیق احمد خان صاحب وزیر تعلیم اپنے قریبی رشتہ دار کی فونگی کی وجہ سے کراچی گئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وزیر موصوف نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔**

میر حمل کلمتی صاحب وزیر ماہی گیری اپنے مکمل سے متعلق ایک میٹنگ میں شرکت کرنے کے لئے کراچی اور گوادر گئے ہوئے ہیں وزیر موصوف نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

**جناب سپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

تحریک التواء نمبر 3 جعفر مندوخیل صاحب کی طرف سے ہے۔ چونکہ معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس تحریک

التواء کو ڈیلفر کیا جاتا ہے for the next session

### سرکاری کارروائی

بلوچستان قوانین اراضی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009 (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء)

وزیر مال بلوچستان قوانین اراضی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء) پیش کریں۔

انجیسٹر زمرک خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں وزیر مال بلوچستان قوانین اراضی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء) پیش کرتا ہوں  
جناب سپیکر: بلوچستان قوانین اراضی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔

وزیر مال بلوچستان قوانین اراضی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر مال: میں وزیر مال تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان قوانین اراضی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان قوانین اراضی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔ جو تحریک کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔  
(تحریک منظور ہوئی) مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء کو اسمبلی قواعد کے قاعدہ نمبر 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جان علی چنگیزی صوبائی وزیر اپنی قرارداد نمبر 26 پیش کریں۔

### قرارداد نمبر 26

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کواليٰ ايڳويشن): شکریہ جناب سپیکر! یہ اپان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں بالخصوص کوئٹہ شہر میں امن و امان کے مندوش حالات پر تشویش کے اظہار میں تمام سیاسی پارٹیاں اور مذہبی جماعتوں کے بیشمول تاجر اور عمائدین شہر پر مشتمل جرگہ منعقدہ 18 رمارچ 2009ء کی ذیل سفارشات پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

- 1۔ بلوچستان خصوصی طور پر کوئٹہ شہر میں امن و امان کی حالت انتہائی مخدوش ہے۔ جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔
- 2۔ حکومت کے علاوہ امن و امان کی بھالی کے لئے ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے کہ وہ دہشتگردوں کی نشاندہی کریں اور حکومت کا ہاتھ بٹائیں اور اس سلسلے میں حکومت لوگوں کو فعال کرے۔
- 3۔ نواب محمد اکبر خان بگٹی کی شہادت اور مولانا شیرانی پر خودکش حملہ کے کیسیز کو حکومتی سطح پر جلد سے جلد حل کرایا جائے۔
- 4۔ کوئٹہ شہر میں ہزارہ برادری اور سینیٹرز کی ٹارگٹ کلنگ کی ہم مذمت کرتے ہیں قاتلوں اور دہشتگردوں کی فوری گرفتاری عمل میں لائی جائے۔
- 5۔ گرفتار شدہ دہشتگردوں کی سزاوں پر فوری عملدرآمد کرایا جائے۔
- 6۔ لیویز نظام کو فعال کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** قرارداد پیش ہوئی۔ محک اس کی admissibility پر اگر بات کرنا چاہے۔

**وزیر کوائزی ایجوکیشن:** سراگزشتہ ایک سال سے کوئٹہ شہر کی جو صورتحال ہے خاص طور پر وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اللہ کا شکر ہے کہ دو تین ہفتے ہو گئے ہیں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا ورنہ ہم دیکھتے تھے ہر تیسرے چوتھے دن کوئی نہ کوئی حادثہ ضرور ہوتا تھا ان حادثوں کا مقصد کوئٹہ شہر میں موجود برادر قوموں کے درمیان نفرت کا نتیجہ بونا تھا اور کبھی کبھار مسلکوں کو نتیجے میں لڑانے کی بھی کوشش کی جا رہی تھی میں ان تمام قتوں اور در پرده عناصر کی مذمت کرتا ہوں کہ جنہوں نے کوئٹہ شہر کے امن و امان کو تباہ و بر باد کر دیا ہے خاص طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا شیرانی پر خودکش حملہ ہوا وہ ایک ایسے مدرسے پر ہوا جو طالبات کا مدرسہ تھا جہاں دین کی تعلیم دی جاتی ہے مدرسہ وہ مقدس جگہ ہے جہاں انسان تعلیم پا کر انسانیت کے درج پر پہنچتا ہے وہاں بھی مولانا صاحب پر خودکش حملہ ہوا یہ غالباً ان پر دوسرا خودکش حملہ تھا ساتھ ہی ساتھ ہمارے ایک سیکرٹری صاحب تھے جان محمد شفیقی صاحب ان پر جو بے رحمانہ حملہ ہوا اس کی بھی مذمت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بچالیا یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے تو اس سلسلے میں ہم نے بارہا حکام بالا سے ملنے کی کوشش کی خاص طور پر آئی جی صاحب سے مختلف موقع پر ملتے رہے مگر بد قسمتی سے ہر مرتبہ ان کا جواب صرف یہی تھا کہ ہم کوشش کریں گے اس کے بعد کچھ نہیں ہوا گزشتہ دنوں جو ہم نے ایک جرگہ منعقد کیا تھا اس میں تمام سیاسی پارٹیوں کو آنے کی دعوت دی تھی میں ان تمام سیاسی پارٹیوں کا مشکور و منون ہوں جو

وہاں پر تشریف لائے اور خاص طور پر ان وزراء صاحبان کا جس میں شاہنواز مری صاحب تھے آغا عرفان کریم صاحب تھے اسفند یار کا کڑ صاحب تھے اور شفیق احمد خان صاحب تھے انہوں نے آکر کے اپنے زرین خیالات سے ہمیں آگاہ کیا اور وہ تمام سیاسی پارٹیاں جو اس وقت جن کے نام آپ کے سامنے صفحات پر لکھے گئے ہیں ان کا میں ممنون و مشکور ہوں یہ جرگہ صرف کوئی شہر کی حد تک نہیں تھا اس کا مقصد یہی تھا کہ ہمارا پیارا صوبہ بلوچستان جو کسی وقت امن کا گھوارہ سمجھا جاتا تھا بدمقتو سے گزشتہ کئی سالوں سے آگ اور خون کی لپیٹ میں ہے ہم نے ان کی نہادت کی پھر ہمارے جو ایک ہیرہ تھے نواب اکبر خان بلکلی صاحب ان کی شہادت کی بھی ہم نے نہادت کی نوابزادہ بالائج مری کی شہادت کی ہم نے نہادت کی اور ان تمام شہداء کو بھر پور خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے اس سرزی میں کے دفاع کے لئے یا اس سرزی میں کی خوشحالی کے لئے جیلوں کا سامنا کیا یا اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ساتھ ہی ساتھ میں جناب پسیکر صاحب! آپ کا بھی بہت ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے آج مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں اس تمام کارروائی کو قرارداد کی صورت میں اس ایوان کی خدمت میں پیش کروں ساتھ ہی ساتھ تمام ساتھیوں سے گزارش کی جاتی ہے وہ بھی اس سلسلے میں اپنے احساسات سے ہمیں آگاہ کریں۔

**جناب پسیکر:** شکریہ! اور کوئی اس قرارداد پر بات کرنا چاہیں گے۔ آپ اس قرارداد پر بات کرنا چاہیں گے صادق صاحب!

**میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات):** جی جناب پسیکر صاحب! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کوئی بھی حکومت ہو اس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ سب سے پہلے امن و امان پر توجہ دے ار بول روپے بلوچستان کے اندر امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے پر خرچ کیے جا رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ امن و امان کی صورتحال روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے حکومت میں رہتے ہوئے یہاں کے قبائل اور حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ صوبے میں امن و امان کو بحال کرنے کے لئے موثر اور ٹھوس بنیادوں پر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے اسی طریقے سے جناب پسیکر! کوئی کے اندر بہت سے بے گناہ شہریوں کا قتل عام ہوا اور ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کے سر بر باباں یا ذمہ داران جو یہاں پر ہیں وہ بالکل ناکام ہو چکے ہیں آج تک کوئی 74 افراد جنکا فرقہ جعفریہ سے تعلق تھا قتل ہوئے ایک بھی ملزم پکڑا نہیں گیا میں سمجھتا ہوں کہ ان کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے کیوں آپ اتنے وسائل سرکار کے استعمال کرتے ہیں اتنے ٹرانسپورٹ اختیارات وسائل لیکن امن و امان کی طرف پولیس کوئی توجہ نہیں دے

رہی ہے یہ جو جرگہ منعقد ہوا تھا 18 تاریخ کو ہماری پارٹی کے ساتھی جان علی چنگیزی کی کاوشوں سے جس میں تمام پارٹیوں کے نمائندوں نے اور ان کی قیادت نے اس میں شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا ہم اس کی حمایت کرتے ہیں لیویز تو ویسے بحال ہوئی کیونکہ کافیصلہ ہے باقی پانچ جو قرارداد میں ہیں وہاں جو جرگے میں پاس ہوئے ہیں جواب اسمبلی میں قرارداد کی صورت میں لائی گئی ہیں میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ شکریہ

### جناب سپیکر: جی زمرک خان صاحب!

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! یہ قرارداد جو چنگیزی صاحب نے پیش کی ہے اس کی حمایت کرتا ہوں انہوں نے جو جرگہ رکھا تھا ہم نے اپنی پارٹی کی نمائندگی وہاں پر کی تھی میں تو تھا نہیں میں نے ان کو بتایا بھی تھا کہ میں ایک مسئلے سے باہر جا رہا ہوں یہ جو حالات کوئی میں یا بلوجستان میں پیدا ہوئے ہیں بلکہ پورے پاکستان میں جو ہو رہا ہے اس کی تو ہم پچھلی گورنمنٹ سے جوان کی وجہ سے یہ حالات پیدا ہوئے ہیں ہم ندمت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جرگے کے ذریعے ان کو حل کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہماری قبائلی روایات ہیں وہ جرگے کے ذریعے ہم سارے مسئلے حل کرتے ہیں چاہے وہ یہاں پر ہوں چاہے وہ بلوجوں میں ہوں پشتونوں میں ہوں ہزارہ برادری میں ہوں کیونکہ ہماری tradition یہی ہے اور کوئی میں جو ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ پتا نہیں ہے کہ کس طرح کے حالات ہیں یہ کونسے لوگ ہیں جو مظلوم اور بے گناہ لوگ جاتے ہیں چاہے وہ گاڑی میں جاتے ہیں یا کسی اپنے مسئلے یا بزنس سے دکانوں کو بند کر کے آتے ہیں گھر کے تین بھائی ایک والد ان کو مارا جاتا ہے ان کے جو گھر میں چھوٹا سا بچہ رہ جاتا ہے یہ تو ہم خود اپنے آپ سے بھی اگر ہمارے ساتھ اس طرح ہو تو ہم کیا کر سکتے ہیں کیا کریں گے میں تو کہتا ہوں کہ حکومت ہماری جو لاء اینڈ آرڈر فورسز ہیں انہوں نے آج تک کیا کیا ہے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ پانچ منٹ تک وہ اپنے ایک شہر کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں حالات خراب ہوتے ہیں وہ باہر سے فورسز کو بلواتے ہیں ہم دوسری فورسز کو call کرتے ہیں جی! ایف سی آجائے آرمی آجائے ہم لوگ کیا کرتے ہیں ادھر ہزاروں لوگ جو ہم بھرتی کرتے ہیں کس لئے آج ہم پانچ منٹ شہر کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں پھر کہتے ہیں جی آجائیں خود کش حملہ ہوتے ہیں ابھی مولانا شیرانی صاحب پر جو حملہ ہوا مرے میں ہوا مسجد میں ہوتے ہیں اسکو لوں میں ہوتے ہیں جرگوں میں ہوتے ہیں یہاں تک کوٹیں میں ہوتے ہیں ابھی لوگ نماز اور جمعہ نماز پڑھنے کے لئے بھی ایسی جگہ ڈھونڈتے ہیں کہ جی وہاں پر کوئی حملہ تو نہیں ہو رہا

ہے یہ کون کرتا ہے آج تک تو منظر عام پر کچھ بھی نہیں آیا کون جائیگا ان کے پاس کب تک یہ اس طرح ہوتا رہیگا ہمارے ساتھ میں تو کہتا ہوں یہ بے گناہ لوگوں کو مارا جانا یہ تو میرے خیال سے اسلام اور دین میں بھی نہیں ہے اور اگر ہو تو اپنا target بتا دیں کہ کس کو مارنا ہے اس کا گناہ کیا ہے آج تک کسی نے کسی کا گناہ منظر عام پر لایا ہوا ہے نہیں وہ نہیں لاتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں ہماری پارٹی اور ہم تو عدم تشدد کے پیروکار ہیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ جرگے کرائیں چاہیے جدھر بھی ہے ہماری قبائلی سطح پر اگر دشمنیاں ہو رہی ہیں ایک طرف سے سینکڑوں لوگ مارے جاتے ہیں تو دوسرا طرف سے مارے جاتے ہیں اس کا بھی آخری حل وہ جرگہ ہی ہوتا ہے آپ چاہے جتنی بھی دشمنی کر لیں ابھی سے ہمارے حلقے میں قلعہ عبداللہ کو لے لیں وہاں دو، تین، چار دشمنیاں چل رہی ہیں پندرہ بیس سال سے چل رہی ہیں ابھی تک ان میں پچاس، پچاس، سو، سو لوگ مارے گئے ہیں میں تو کہتا ہوں ہزار سال یہ دشمنیاں چلتی رہیں پھر بھی ان کا حل جرگہ تو ہمارے ملک میں جو یہ سسٹم ہے اس کو فعال کرنے کے لئے اس کو آگے لیجانے کے لئے ہم جرگے منعقد کریں گے اور ان لوگوں سے request کر سکتے ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ با چا خان کا وہی فلسفہ عدم تشدد کا امن کا پیار محبت کا جو اصول ہے اس کو آگے لے جائیگے اور اس کو آگے لے جا کر کے ہم کامیاب بن سکتے ہیں میں تو اس اس قرارداد کی بھر پور حمایت کرتا ہوں اور اپنے ساتھیوں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ اس کی حمایت کریں اور اس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں Thank you very much.

**جناب سپیکر:** جی محترمہ کو سردار صاحب بات کرنے دوں پھر آپ، جی محترمہ!

**ڈاکٹر رقیہ ہاشمی (وزیر میں الصوابی رابطہ):** بہت بہت شکریہ سپیکر صاحب! جان علی چنگیزی صاحب کی قرارداد کی میں مکمل طور پر تائید کرتی ہوں اور میں اس ایوان کو آپ کے توسط سے بتانا چاہتی ہوں کہ پچھلے پانچ چھ مہینے سے میری ذاتی حیثیت میں صدر پاکستان اور وزیر اعظم سے بے شمار ملاقاتیں اس سلسلے میں ہو چکی ہیں اور انہوں نے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی ہے اور جس میں میرے خیال میں ہماری last meeting میں ہمارے کچھ وزراء شامل تھے جب انہیں یہ منسٹری اسلام آباد نے بہت serious ایکشن لیا ہے تو ہم نے گزارشات تو پیش کی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وفاقی حکومت اس میں بہت seriously نوٹس لے رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی اس کا حل ضرور نکلے گا، بہت بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جی سردار اسلام صاحب!

**سردار محمد اسلام بن بخش (وزیر آپاٹی و برقيات):** جناب! جان علی چنگیزی نے جو قرارداد پیش کی

ہے وہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت اہم قرارداد ہے ابھی مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے فنڈر صاحبان اس قرارداد کی تو حمایت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جی کوئی آدمی مسجد میں محفوظ نہیں ہے کوئی عدالت میں محفوظ نہیں ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جو پولیس اس وقت ہے جو بلوجستان میں میری اطلاع کے مطابق کوئی میں گیارہ ہزار پولیس والے ہیں ان کو جو جدید اسلحہ اور جوان کو مراعات دی گئی ہیں تو انہوں نے اپنے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں ہمارے کوئی شہر میں ایسے ایریا ہیں جو بالکل no ہیں ابھی دیہاتوں کی باتیں تو اور ہے لیکن کوئی یہ بات نہیں کرتا ہے کہ جو پولیس کے آفسران ہیں جو ذمہ دار ہیں ان کے خلاف action لے لیں کہ بھی تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو جائے کہ ہم یہ بولیں کہ جی یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے تو ہم کیوں شف، شف کرتے ہیں شفتا لو کہیں جو ہماری پولیس کے جوانچارج اس وقت کوئی میں بیٹھے ہیں ان کی کارکردگی کیا ہے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ کم از کم ہفتے میں دس دن میں کوئی مینگ بلائی جاتی ان سے پوچھ چکھ ہوتی کہ جی آج تک کتنے آدمی قتل ہوئے ہیں کتنے آدمی شہید ہوئے ہیں آج تک ایک آدمی پکڑا گیا؟ وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلان کیا کہ جی جس ایریا میں کوئی واقعہ ہوتا ہے اس علاقے کا ڈی ایس پی، ایس ایچ او suspend ہو گا لیکن آج تک تو کوئی نہیں ہوا جب تک آپ پولیس افسران پر کنٹرول نہیں رکھیں گے یہ واقعات ہوتے رہیں گے اور یہاں جان علی چلکیزی جیسے ہم دوسرے لوگ قراردادیں پیش کرتے رہیں گے حکومت کون ہے حکومت میں تو سارے ہم بیٹھے ہوئے ہیں سارے وزیر ہیں یہاں کوئی اپوزیشن میں نہیں ہے ایک آدھ بندے ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں تو یہ حکومت کا کام ہے ان سے باز پرس کیا جائے جو پولیس کے ذمہ دار ہیں وہ خالی بیٹھیں گے دفتر میں تو میری گزارش یہ ہے کہ ہم لوگ اس قرارداد کی حمایت کریں اور وزیر اعلیٰ صاحب لاءِ اینڈ آرڈر کے حوالے سے ایک اجلاس بلائیں اگر سارے اسیبلی ممبران کو نہیں بلائیں آٹھ دس کو بلائیں ہم لوگ بات کریں گے جو آئی جی پولیس ہے ہم ان سے بات کریں گے کہ آپ کی کارکردگی کیا ہے کتنا عرصہ ہو گیا آپ نے یہ چارچ سنبھالا ہے لیکن آج تک آپ نے ایک بھی آدمی پکڑا ہے آپ ہمیں بتائیں کیوں یہ اگر آدمی قتل ہوتے ہیں یہ دن دھاڑے ہوتے ہیں یہ نہیں ہے کوئی اپنا چہرا بھی نہیں چھپتا ہے آج کل دولٹ کے آکر موڑ سائیکل پر کسی بھی شریف شہری کو مار کر چلے جاتے ہیں اور ہم لوگ یہ قراردادیں پاس کرتے ہیں میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب آج نہیں ہیں میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں لاءِ اینڈ آرڈر کے حوالے سے ایک مینگ بلائیں اور ہم ساتھیوں کو بلائیں آٹھ دس ساتھیوں کو ہم ان سے

پوچھیں گے کہ جی آپ لوگ اپنی کارکردگی بتائیں نہیں تو مہربانی کر کے جو ذمہ دار ہیں ان کو اس صوبے سے فارغ کیا جائے، بہت بہت مہربانی۔

**جناب سپیکر:** Thank you سردار شاء اللہ صاحب!

سردار شاء اللہ زہری (وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی) : Thank you جناب سپیکر! جان علی چنگیزی  
صاحب نے جو آج قرارداد پیش کی ہے اس کی تو میں ویسی بھر پور حمایت کروں گا اور ہمارا پہلے دن سے ہی موقف رہا ہے کہ یہاں پر جو بلوجستان کی روایتیں ہیں مسئلے مسائل ہیں وہ وہاں سے ہی حل ہونگے جن سے آپ پہلے سے چلے آئے ہیں جس طرح آپ کا کلچر رہا ہے آپ کی tradition رہی ہے آپ کی جو روایت رہی ہے وہ تو میں جناب سپیکر! کبھی ترقی نہیں کر سکتی ہیں جو اپنے کلچر پر نہ چلیں جو اپنی روایات پر نہ چلیں جو اپنے رسم و رواج کو چھوڑ دیں وہ ہمیشہ پیچھے کی طرف ہی جاتی ہیں آگے کی طرف وہ تو میں نہیں جاتی ہیں تو شروع دن سے آپ یہاں ڈپٹی سپیکر تھے اس وقت بھی یہاں جو پرویز مشرف کے کالے قانون میں کہونگا جوانہوں نے یہاں پر لاگو کرنے کی کوشش کی ان کی ہم نے یہی اسمبلی فلور پر وہاں بیٹھے ہوئے دوست ان بچوں پر اپوزیشن بچوں پر ہم نے بھر پور ان کا لے قانون کی مخالفت کی اور ہم نے کہا کہ میں نہیں کہتا ہوں کہ یہاں انگریز اپنے حکمران تھے یہاں انگریزوں نے وہ کیا لیکن آج بھی جناب سپیکر!  
آپ کسی بھی 80 سالہ پشتون سے یا 80 سالہ بلوج سے پوچھیں کہ بھی اس بادشاہ سے وہ تو بادشاہ ہی کہیں گے اس کو یا جو پہاڑوں میں بیٹھے ہوئے بلوج ہیں یا پشتون ہیں ان سے پوچھیں کہ یہ بادشاہ اپنے تھے یا وہ بادشاہ وہ کہتے ہیں نہیں وہ گورے گو کہ کافر ہم ان کو کہتے ہیں لیکن وہ گورے اپنے تھے وہ اس لئے کہ انہوں نے لوگوں کو انصاف دیا تھا جناب سپیکر! اگر ایک گولی بھی چلتی تھی تو وہ اس کے پیچھے جاتے تھے اور اس گولی چلانے کے جو ذمہ دار ان ہوتے تھے ان پر وہ ہاتھ ڈالتے تھے ان کو پکڑتے تھے جس طرح میرے بھائی سردار اسلم نے کہا کہ یہاں گیارہ ہزار پولیس والے ہیں لیکن میرے figure کے مطابق گیارہ ہزار سے بھی زیادہ پولیس والے یہاں پر ہیں اور دن دہاڑے اگر شریف آدمی ہوں میں اگر اکیلا اپنی گاڑی میں جا رہا ہوں تو دو آدمی موٹر سائیکل پر آ کر مجھے برسٹ مار کر چلے جاتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ہمارے زمانے میں یا اس سے پہلے انگریزوں کے زمانے میں یہاں پر یویز سسٹم تھا یہاں دوسرے لوگ تھے ایک اگر چوری جناب سپیکر! ایک علاقے میں ہوتی تھی اس کو پندرہ دن تک ہیں دن تک ایک مہینے تک ان معتبرین کے ساتھ ان علاقے کے لوگوں کے ساتھ مل کے اس کو ڈھونڈا جاتا تھا

اس کے پاؤں کے نشانات یجائے جاتے تھے جب تک اس کو پکڑا نہیں جاتا تھا حکومت چین سے نہیں بیٹھتی تھی آج جو اس کو ٹریازم کے نام پر انہوں اور شکل دیدی کہ جی یہ ہوا ہے تو ہم سمجھتے ہیں دیکھیں کہ پاکستان ایک کثیر القومی مملکت ہے یہ تو سب کو تسلیم کرنا پڑیگا جناب سپیکر! یہاں چار قویں ہیں ہر قوم کی مختلف روایتیں ہیں پشتون بلوج کی روایتیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں پنجابی الگ اس کا لکھر ہے اس کی ثقافت الگ ہے سندھی کا الگ لکھر ہے ثقافت ہے ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان ایک کثیر القومی مملکت ہونے کی وجہ سے ہر ایک کو یہ اختیار یہ اجازت ہونی چاہیے کہ وہ اپنے قانون کے مطابق اپنی روایات کے مطابق اپنا جو رسم و رواج ہے ان کے مطابق چلے میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر آپ کے توسط سے اس مقدس ایوان کے توسط سے میں بالکل یہ کہنے میں ایک سیاسی پلیٹکل آدمی ہونے کی حیثیت سے ایک قبائلی چیف ہونے کی حیثیت سے میں یہ بر ملا اس مقدس ایوان کے سامنے کہونگا کہ جب تک آپ یہاں چھ ارب نہیں، پولیس کے اوپر دس ارب روپے خرچ کریں دس ارب نہیں دس کھرب روپے آپ خرچ کریں لیکن جب تک آپ بلوجستان کی جو پچھلی روایتیں ہیں جو رسم ہے ان کو اگر بحال نہیں کر لے گے یہاں حالات صحیح نہیں ہونگے جناب سپیکر! اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو پچھلا ہمارا جرگہ سسٹم تھا اس پر بھی ہمیں کام کرنا چاہیے اور اس پر بھی ہمیں بات کرنی چاہیے آج جناب سپیکر! ایک آدمی اگر قتل کرے تو اس میں یہ نہیں ہوگا کہ میں کہیں تو ہیں عدالت کر رہا ہوں لیکن یہاں پر ہماری اکثریت ہمارے لوگ قبائلی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اصول یہ ہوتا ہے کہ آپ عوام سے کہیں وہ چیز adopt کرنے کی کوشش کریں جس کو عوام mentally طور قبول کریں جناب سپیکر! آج بھی ایک آدمی اگر قتل کر کے چلا جاتا ہے پکڑا جاتا ہے جیل چلا جاتا ہے تو وہ چودہ سال کے لئے چلا جاتا ہے یا پچیس سال کے لئے عمر قید چلا جاتا ہے لیکن وہ سزا کاٹنے کے بعد پھر دوبارہ وہ اپنے گھر نہیں جا سکتا ہے جناب سپیکر! یہ آپ کو بھی معلوم ہو گا ہمارے معزز ساتھیوں کو بھی جب تک وہ اس قبائلی معتبر کے سامنے بیٹھ کر فیصلہ نہیں کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ جی وہ آپ کا مسئلہ تھا آپ جانیں اور آپ کا کام ہمارے ساتھ آپ بیٹھ کر فیصلہ کریں جب تک وہ اس چٹائی پر قبائلی معتبر کے سامنے بیٹھ کے فیصلہ نہیں کرتا ہے وہ اپنی گاؤں نہیں جا سکتا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ طور لوگ آپ کے اس نظام کو قبول نہیں کر رہے، اور جس طرح پہلے میں نے عرض کیا کہ یہ پرویز مشرف کا جو کالا قانون ہے اس کو اب خاص کر جو بلوجستان میں پرویز مشرف نے اپنی انا بنائی ہوئی تھی یہاں پر اچھا خاصاً ایک ہمارا سسٹم تھا سب کچھ تھا ہمارے ڈی سی کام کر رہے تھے ہمارے کمشٹ ٹھیک

ٹھاک طریقے سے چل رہے تھے کسی کو وہ شکایت نہیں تھی ان کی ذمہ داری تھی بیس سال تک ایک ڈپٹی کمشنر کی جناب پسیکر! ایک experience ہے لاءِ اینڈ آرڈر کے معاملے میں ان کو بیس سال کا experience تھا اب وہ سٹم آپ نے توڑتاڑ کے ضلعی ناظمین کے حوالے کر دیا اب میرا کلچر ہے میں اپنے کلچر کو زبردستی میں کہوں کہ بھی پنجاب والے میرے کلچر کو adopt کریں یہ کہاں کا ٹگ بتا ہے اور پنجاب والے اگر کہیں کہ بلوجستان کے لوگ ہمارے کلچر کو adopt کریں یہ تو دنیا کے کسی قانون میں نہیں even امریکہ میں یہ نہیں ہے جناب پسیکر! آپ امریکہ گئے ہیں میں گیا ہوں سارے ہمارے معزز گئے ہیں وہاں پر ہر ایک اسٹیٹ کا اپنا قانون ہے سوائے کرنی، دفاع اور فارم آفیسرز کے یہ تین معاملات کے علاوہ ان کی ہر چیز الگ ہے even ایک اسٹیٹ میں آپ جائیں گے پولیس کی وردی الگ ہے دوسری اسٹیٹ میں جائیں گے وہاں پولیس کی وردی الگ ہے ایک اسٹیٹ میں سزا موت ہے دوسری اسٹیٹ میں سزا موت نہیں تو ہم کیا یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکہ سے زیادہ powerful قوم ہیں 52 ریاستوں کا، پاکستان جتنی بڑی بڑی ان کی ریاستیں کلیفورنیا میرے خیال پاکستان سے بھی بڑا ہے 52 ممالک کو انہوں نے اکھٹا کیا ہوا ہے تو کس لئے اکھٹے ہیں ہر ایک آدمی کا الگ کلچر ہے انہوں نے کہا ہے کہ جی آپ کی مرضی ہے آپ فیڈرل کے خلاف بات نہ کریں فیڈرل کا جو قانون ہے اس کو اختیار کریں باقی آپ کا جو کلچر ہے آپ کا جو رسم ہے رواج ہے اس کو آپ چلا جائیں تو یہ بہت اہمیت کی قرارداد ہے میں یہ کہوں گا کہ اس پر آپ کی بھی روانگ کی ضرورت ہے کہ اگر ہمارے عوام ایک چیز چاہتے ہیں کہ جی ہمارا جرگہ سٹم ہو جس وقت سے جناب پسیکر! جرگہ سٹم تھا within month یا within week لیکن آج جو آپ کے فیصلے ہوتے ہیں اس کو کوئی قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے تھے کی آپ سے کہ کوئی بھی آدمی اگر جیل بھی چلا جاتا ہے وہ اپنی سزا بھی کاٹ کے واپس آ جاتا ہے لیکن وہ اپنے گھر یا گاؤں اس وقت تک نہیں جاسکتا جب تک ان کے مدعيوں کو یا جب تک آپ اس کے لوگوں کو بلا کے اس کا فیصلہ نہیں کرتے یا اس کو خون بہالے کے نہیں دیتے تو اس پر ہمیں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے اور میں ایک دفعہ پھر request کروں گا کہ پرویز مشرف کے کالے قانون تھے اور پرویز مشرف نے جو کالے قانون بلوجستان پر اپنی انا کا مسئلہ بنانے کے ادھر زبردستی ٹھوکنے کی کوشش کی ان کو ختم کیا جائے اور بیہاں پر جرگہ سٹم ہے یا جو ہمارے رسم و رواج کی کردار کشی کرتے ہیں تو انہیں ان سب کو بلوجستان میں

بحال کر دینا چاہیے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اگر ان معاملات پر سنجیدگی سے غور کریں اور ان معاملات کو سنجیدگی سے لیں میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ 80% بلوجستان کے معاملات حل ہونگے، شکریہ جناب سپیکر!

**جناب سپیکر:** شاہنواز صاحب اسکے بعد راحیلہ صاحب، صادق صاحب Is on point of order  
**میر شاہنواز خان مری (وزیر کھیل و ثقافت):** شکریہ جناب سپیکر!  
**وزیر مواصلات و تعمیرات:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** شاہنواز مری صاحب! ایک منٹ صادق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی صادق صاحب!

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جناب سپیکر صاحب! پچھلے دنوں بلوجستان اسمبلی کے اندر ہمارے معزز کن جعفر مندوخیل صاحب نے تحریک التواء پیش کی۔

**جناب سپیکر:** صادق صاحب! ایک منٹ۔ اگر ہم یہ قرارداد نہ کیں۔  
**وزیر مواصلات و تعمیرات:** یہ جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

**جناب سپیکر:** اچھا ٹھیک ہے۔  
**وزیر مواصلات و تعمیرات:** چونکہ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اس قرارداد میں بھی ہم ایک ترمیم لانا چاہتے ہیں جناب سپیکر صاحب! تو قرارداد ایم کیو ایم کے خلاف پیش ہوئی ایم کیو ایم ہماری ایک اتحادی جماعت ہے جو سندھ کے اندر اور وفاق کے اندر ایم کیو ایم اور پاکستان پبلز پارٹی اس ملک میں جمہوری اداروں کو مستحکم کرنا اور دیکھنا چاہتے ہیں بعض قویں نہیں چاہتی ہیں کہ یہ ملک مستحکم ہو اور بیہاں کے ادارے مضبوط ہوں سازشوں میں مصروف ہیں پاکستان پبلز پارٹی اس قرارداد میں نہ شریک تھی اور نہ اس میں شامل ہے تو جناب سپیکر! ہماری آپ سے request ہے کہ اس قسم کی قراردادیں جب اسمبلی کی فور پر آئیں جہاں پر ملکی وحدت، اتحاد اور سالمیت کا تعلق ہو۔

(اس موقع پر صحافی حضرات واک آؤٹ کر کے ہال سے باہر چلے گئے)

**جناب سپیکر:** سردار صاحب! ایک فاتحہ خوانی ہو جائے طارق ملک ڈان نیوز لاہور کے روپر ٹھے انہیں قتل کیا گیا ہم سب کو ان کے قتل پر افسوس ہے میں آپ سب کی طرف سے ان کے قتل کی نہ مذمت کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے بھی مطالبہ کروں گا کہ ان کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور صادق صاحب آپ

دو منٹ بریک کریں ہم فاتحہ خوانی طارق ملک صاحب کے لیے کرتے ہیں۔  
(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: جی صادق صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! دونوں نامزد کریں تاکہ صحافی حضرات کو واپس لاٹیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اپنا point ختم کریں تاکہ میں آپ کو اور سردار صاحب کو بھیج دوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: تو جناب سپیکر صاحب! جو قرارداد تھی اس سے پاکستان پیپلز پارٹی کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس قسم کی قرارداد یا تحریک التواء آجائے تو جناب سپیکر! آپ بھی اس حکومت کا حصہ ہیں اور جتنے بھی معزز اراکین ہیں ہم سب بیٹھے ہیں سب اس حکومت کا حصہ ہیں تو اس قسم کی چیزوں سے

اجتناب کرنا چاہیے تو بہتر ہے! Thank you sir

جناب سپیکر: صادق صاحب! آپ اور زمرک خان۔ عین اللہ شمس صاحب، زمرک خان، زمرک خان خالق صاحب عبدالخالق صاحب اچکزیٰ صاحب دیکھیں بات سنیں سردار صاحب!

وزیر مال: جناب! کراچی میں طالبان کے نام پر پشتو نوں کو بدنام کر رہا ہے ان کی املاک کو جلایا جا رہا ہے۔

کیپین (ر) عبدالخالق اچکزیٰ (وزیر امورِ نوجوانان): سر! میں زمرک خان کے point میں یہ add کرنا چاہوں گا کہ کسی کے اتحادی ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے پاس لائنس ہے کہ وہ لوگوں کو قتل کرے اگر وہ کسی کا اتحادی ہے تو اپنی جگہ پر لیکن اس کے پاس یہ لائنس ہرگز نہیں ہے کہ وہ آ کر لوگوں کو اس نام کے اوپر یا یہ طالبانائزیشن ہو رہی ہے یا کوئی دہشت گرد آگیا ہے اس کو کراچی سے بے دخل کرے یہ لائنس اس کے پاس نہیں ہے کہ لوگوں کو قتل کرے جو قرارداد آئی ہے وہ صحیح ہے اور صحیح پاس ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں راحیلہ! ایک گزارش یہ ہے آپ نے بات کر لی اس دن قرارداد پاس ہو گئی اب ایک پارٹی کے میری گزارش سنیں پھر آپ بولیں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیرِ محنت و افرادی قوت): جناب سپیکر صاحب! ہم لوگ گزارش کریں گے آپ سن لیں؟

جناب سپیکر: جی مولوی صاحب! آپ بولیں۔

**وزیر محنت و افرادی قوت:** جناب سپیکر! میں تو بہت خوفزدہ ہو اک کہیں آپ بھی نہ کہیں کہ میرا اس قرارداد سے کوئی تعلق نہیں دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ہم خود اس معزز ایوان کی توہین کرتے رہتے ہیں جو اس کا ممبر ہوتا ہے یہ کس روڑ آف بنس میں ہے کہ اسمبلی کی پاس کی ہوئی قرارداد کو ایک بندہ اٹھ کر کہے کہ جی میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور آپ اس کو پونٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور خود اس ایوان کی توہین کرتے ہیں جس ایوان کے آپ سپیکر ہیں اگر بدمعاشوں کے ایک ٹولہ کے خلاف بلوجستان کے عوام کے نمائندہ ایوان نے قرارداد پاس کی ہے تو کسی کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے اتحادی اگر ہے وہ تو سندھ میں ہے۔ جناب سپیکر! دیکھیں آپ مجھے وضاحت کا موقع ہی نہیں دیتے ہیں خود بولتے رہتے ہیں ایک الزام لگاتا ہے دوسرا اس کی تائید کرتا ہے آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ آپ مجھے بھی سین قرارداد اسمبلی سے پاس ہوئی ہے اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے اس وقت تمام ممبران سے رائے لی گئی ہے سب نے پاس کی ایک معزز ممبر اٹھ کر اپنی بات کی وضاحت کرتا ہے میں کسی پارٹی کو وضاحت کرنے سے انکار نہیں کر سکتا کسی کی وضاحت سے اس قرارداد پر کوئی اثر نہیں پڑتا وہ ایک متفقہ قرارداد تھی اسمبلی کی۔ میری گزارش ہے کہ اس وقت اہم قرارداد جان علی چنگیزی صاحب کی ہے ہم اس کو پہلے نمٹا لیں اس پر بات کریں پھر ہم سارا دن بیٹھے ہیں ہمارے پریس کے دوست آئیں کیونکہ ہم جو بھی یہاں بات کرتے ہیں اس کو کوئی چاہیے تاکہ جو ہم بات کر رہے ہیں وہ ہمارے عوام سنیں تو میری گزارش ہے شاہنواز مری صاحب آپ جان علی چنگیزی کی قرارداد پر بات کریں اس کے بعد راحیلہ! آپ بات کریں۔

**وزیر کھیل و ثقافت:** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ ایک حقیقت ہے کوئی میں امن و امان کی حالت مندوش ہے آئے دن بے گناہ شہریوں کو شہید کیا جا رہا ہے اور میں اس کو ایک سازش سے کم نہیں سمجھتا کبھی فرقہ داریت کے نام پر کبھی بھائیوں کو بھائیوں سے لڑانا کبھی اپنی لسانی حیثیت کو استعمال کرتے ہوئے تو یہ ایک بڑا ظلم ہے میں اس قرارداد کی بھر پور حمایت ہی صرف نہیں کرتا میں سمجھتا ہوں کہ سردار اسلام بن بخش صاحب نے جو تجویز دی ہے چیف منٹر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جائے اسمبلی والوں کی اور اس پر بھی غور و خوض کیا جائے تو میں اس کی بھر پور حمایت کرتا ہوں شکریہ جناب سپیکر!

**سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف):** سر! پونٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی! احسان شاہ صاحب!

**وزیر صنعت و حرف:** جناب والا! پرسوں جو ایک واقعہ ہوا تھا بلوجستان اسمبلی کے سپیکر اور ان کے بھائی

کے خلاف سندھ کے کسی تھانے میں ایف آئی آر درج ہوئی تھی اور ہم سب کو معلوم تھا کہ اس وقت جب یہ ایف آئی آر وہاں پر لکھی گئی تو آپ خود یہاں موجود تھے اور اجلاس کی صدارت کر رہے تھے تو جناب والا! میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی بی این پی (عوامی) کی جانب سے اس طرح کی حرکت کی بھر پور طریقے سے مذمت کرتا ہوں اور یہ امید رکھوں گا کہ اس کے بعد چاہے کوئی بھی صوبہ ہواں طرح کی کوئی حرکت یا اس طرح کی کوئی سازش نہ کی جائے جو کہ صوبوں کے درمیان ناخوشنگوار حالات پیدا ہوں اور جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر اعلیٰ بلوچستان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے پیکر کا دفاع کیا بلوچستان اسمبلی کا دفاع کیا یہ صرف اپیکر کا دفاع نہیں تھا بلکہ پورے بلوچستان کا دفاع تھا تو میں یہ گزارش کروں گا کہ آئندہ جو بھی اس کے حرکات تھے یا جو بھی اس کے پیچھے لوگ تھے ان سے یہی گزارش ہو گی کہ وہ آئندہ اس قسم کے حالات پیدا نہ کریں شکریہ جناب پیکر!

جناب پیکر: Thank you جی۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب پیکر صاحب! اگر اجازت ہو؟

جناب پیکر: جی گیلو صاحب فناں منظر!

وزیر خزانہ: جناب پیکر! جیسے ہمارے دوست سید احسان شاہ نے اس کی مذمت کی میں بھی اسکی بھر پور مذمت کرنا چاہتا ہوں اور کر رہا ہوں کیونکہ میں علاقے کے دورے پر تھا کل رات کو مجھے اطلاع ملی کہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے سندھ میں آپ کے محترم بھائی سردار صالح محمد بھوتانی صاحب کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ سردار صاحب ہمارے نگران چیف منسٹر بھی رہے ہیں اور ہمارے دوست بھی ہیں ان کے اور آپ کے خلاف جو ایف آئی آر کٹی ہے میں بھی اسکی بھر پور مذمت کرتا ہوں شکریہ!

جناب پیکر: شکریہ جی حبیب صاحب! آپ بات کر لیں۔

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیر بی واسا اور QGWSP): جناب پیکر صاحب! جس طرح ہمارے وزیر خزانہ گیلو صاحب نے جوابات کی کہ بلوچستان کے سابق نگران وزیر اعلیٰ صاحب جناب سردار صالح محمد بھوتانی صاحب اور آپ پیکر ہیں آپ دونوں کے خلاف جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے اس کی میں بھی مذمت کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صوبوں کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کی ایک سازش ہے جہاں پر پیکر اور سابق وزیر اعلیٰ کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کیے جاسکتے ہیں تو ان حالات میں پولیس کا جو روایہ ہے پھر عام شہریوں کے ساتھ یا ایک غریب آدمی کے ساتھ ان کا کیا روایہ ہو سکتا ہے اس

کا اندازہ آپ اس بات سے گالیں سی ایم صاحب نے یا ہمارے دوسرے وزراء صاحبان نے جس طرح اس پر اسٹینڈ لیا اور گورنمنٹ آف سندھ اور انیشیر یئر منستر نے جس طرح سے اس پر فوری نوٹس لیا اور پولیس والوں کو معطل کیا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے۔

**جناب سپیکر:** Thank you مولانا باری صاحب! پہلے راحیلہ بات کریں پھر آپ کی باری ہے جی راحیلہ!

**محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسکیوشن ڈیپارٹمنٹ):** جناب سپیکر صاحب! بہت ساری باتیں اکھٹی ہو گئیں اور رفلور دوسری طرف چلا گیا تو میں بھی اپنی طرف سے مذمت کرتی ہوں۔

**جناب سپیکر:** آپ جان علی چنگیزی صاحب کی قرارداد پر بات کریں۔

**وزیر پراسکیوشن ڈیپارٹمنٹ:** جی ہاں میں قرارداد کی طرف آتی ہوں میں صرف اپنی طرف سے اس واقعے کی مذمت کرتی ہوں انتہائی قابل مذمت واقع ہے کہ سابق وزیر علی اور آپ جب کہ یہاں پر تشریف رکھتے تھے اور اس پر ایف آئی آر درج کی گئی میں اپنی طرف سے اس واقعے کی انتہائی مذمت کرتی ہوں سر! جو اس وقت انتہائی اور اہم نویعت کی قرارداد جان علی چنگیزی صاحب لائے ہیں چونکہ اس وقت بلوجستان کا بڑا مسئلہ کوئی بھی نہیں یہ سلسلہ کافی عرصہ سے چل رہا ہے کہ کبھی نسل کے نام پر اور کبھی قومیت کے نام پر کبھی فرقے کے نام پر کسی بھی نام پر بلوجستان میں ٹارگٹ کنگ کا سلسلہ جاری ہے اور آج بلوجستان کا ہر شہری انتہائی بے سکون ہے نہ تو وہ سکون کی نیند سوتا ہے چاہے اس میں امیر ہے غریب ہے کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہے چاہے سردار ہے یا نواب ہے اس وقت سر! صورت حال یہ ہے کہ آپ کے شہری اس صوبے کو چھوڑنے کی باتیں کرتے ہیں اس صوبے میں جتنے بھی آپ کے settlers تو پورے بلوجستان میں آپ کو نظر نہیں آئیں گے مانیگریٹ کر چکے ہیں کوئی شہر میں شاید تھوڑے سے رہ گئے ہوں گے ابھی فرقے کے نام پر جو صورت حال جاری ہے اس میں بھی آپ دیکھیں گے جس طرح کے threats ہیں جس طرح سے ٹنگ ہو رہی ہے یعنی کسی بھی صورت میں کسی ریاست میں اگر کوئی رہ رہا ہوتا ہے تو اس میں سب سے پہلے وہ یہ سوچتا ہے کہ مجھے جان کا تحفظ ہے میری جان کو خطرہ نہیں، میں سکون سے سوکلتا ہوں لیکن سر! آج کوئی سمیت پورے بلوجستان میں یہ صورت حال ہے کہ لوگ اپنا سکون کھو چکے ہیں جو رُنقیں تھیں وہ ختم ہو چکی ہیں اور یہ کوئی شہر کی بات ہے باقی شہروں کو آپ چھوڑیں کہ لوگ اپنی دکانیں شام 6 بجے بند کر کے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور یقین کریں میں عام پلک

کی آپ کو بتاؤں کہ وہ یہ بتیں کرتے ہیں کہ آج شکر ہے کوئی کلگ نہیں ہوئی آج کا دن غیر سے گزر گیا لیکن حیرانگی کے ساتھ وہ لوگ کہتے ہیں کہ آج تو کوئی کلگ نہیں ہوئی جناب سپیکر صاحب! آپ کی پولیس کی بات ہوتی ہے جو کہ تحفظ کی ذمہ دار ہے وہ ٹارگٹ کا شکار ہے آج کتنے پولیس والے آتے ہیں ہمارے پاس کہ جی ہمارے ٹرانسفر کرادیں پنجاب ڈیپویشن پر خدا کے لئے ہمیں بیہاں سے بھیج دیں تو سرا! اگر اس وقت یہ صورتحال ہے محترم سپیکر صاحب! اور اس وقت اس صوبے میں جہاں پر ہم کہتے ہیں کہ جی ہماری ہر روایت اور ہماری پشتوں بلوچ روایات ہیں انکے تحت ایک الگ سٹم ہمارا جاری ہے تو اگر اس پر بھی ہم اپنے عوام کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں۔ تو۔۔۔۔۔

**وزیر خزانہ:** جناب سپیکر! پوابند آف آرڈر صافی حضرات والپس آگئے ہیں ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔  
**جناب سپیکر:** میں پولیس گیلری میں الیکٹرائیک اور پولیس میڈیا کے دوستوں کی والپسی پر انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی راحیلہ!

**وزیر پر اسکیوشن ڈیپارٹمنٹ:** تو میں بھجتی ہوں کہ اس وقت ہمیں سب سے زیادہ جیسا کہ سردار صاحب نے بھی کہا کہ ہمیں اس وقت اس مسئلے پر توجہ دینے کی اس طرح ضرورت ہے میری ذاتی تجویز یہ ہے کہ اس وقت ہر انسان اپنی بقا کی جنگ لڑ رہا ہے تو ہم کیوں نہ اس پر ایک مشترکہ جو اس صوبے کے حوالے سے جرگہ بلائیں جس طرح سے بلا یا بھی جا چکا ہے لیکن اس وقت ایک کمیٹی تشکیل دی جائے صوبائی لیوں پر اور اس میں دیکھا جائے کہ اس کے پیچھے آخر کیا بات ہے ایک فرقہ کہتا ہے کہ میں اس میں involve نہیں ہوں اور اگلی طرف سے تردید آ جاتی ہے کہ میں اسیں involve نہیں ہوں ایک قوم کہتی ہے کہ میں اس میں involve نہیں ہوں کلیئر کٹ وہ اگلے دن اخبار میں آ جاتا ہے تو اسکے پیچھے آخر کیا سو رہے ہے ہمیں اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے ہمیں اپنے صوبے میں امن لانے کی ضرورت ہے اگر ہم جیسا کہ کہا گیا کہ ہم سارے ہی گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں اگر ہم ہی اپنے صوبے میں امن کی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتے ہیں اس کو نہیں دے سکتے تو حقیقت ہے کہ ہمارے بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے جیسا سردار بن جو صاحب نے کہا . Thank you very much .

**جناب سپیکر:** Sadiq Sahib on a point of order. Thank you

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جناب سپیکر! لاہور میں طارق ملک جن کا تعلق ایک صافی ایک ادارے سے ہے کا قتل ہوا۔

**جناب پسکر:** ڈان نیوز کے رپورٹر ہیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** ڈان نیوز کے رپورٹر ہیں ان کا قتل ہوا اور اسمبلی سے ہماری تمام صحافی برادری نے واک آؤٹ کیا آپ کے حکم پر سردار شاء اللہ صاحب ہم دونوں گئے انکے ساتھ اظہار بھتی کی اور یہ فرض سمجھتے ہیں آج اس فلور پر بھی ہم تمام صحافی برادریوں کے ساتھ ہیں اور اس قتل کی ہم ندمت کرتے ہیں اور مطالبة کرتے ہیں کہ اسکی فوری طور پر تحقیقات کرنی چاہئے اور اصل ملزم ان گرفتار کئے جائیں۔

**جناب پسکر:** ٹھیک ہے میں پہلے ہی اس بارے میں ۔۔۔ جی سردار صاحب!

**وزیر ایمنی اے ڈی:** جناب پسکر! جس طرح صادق بھائی نے کہا کہ ڈان نیوز کے صحافی طارق ملک صاحب قتل ہوئے لاہور میں ہم اسکی پر زور ندمت کرتے ہیں اپنی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے ہم سمجھتے ہیں کہ طارق ملک کا قتل وہ ایک بھیانہ قتل ہے اور ہمیں ہماری صوبائی گورنمنٹ کو اور اس معزز ایوان کو اس مسئلے کو سنجیدگی سے لینا چاہئے کیونکہ بلوجستان میں صحافی بھائیوں کے ساتھ ہم نے ہمیشہ برادرانہ روایہ روا کھا ہے اور بلوجستان کا جو قبائلی نیم قبائلی اور نیم سیاسی معاشرہ ہے اس میں ہم صحافی بھائیوں کو اپنا ہی ایک حصہ سمجھتے ہیں اور ہم نے ہمیشہ سے یہ سمجھا ہے کہ وہ ہمارا بھی ایک حصہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو ہماری یہ تحریک التواء ہے *kindly* اگر آپ اس کو ایک قرارداد کی شکل میں آگر کر لیں کہ بھی اسکیں میں یہ دوں گا کہ جو طارق ملک کے قاتل ہیں یہ صوبائی اسمبلی یہاں سے سفارش کرتی ہے کہ ان کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے اور انکے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی ہم کرتے ہیں اور پنجاب حکومت سے ۔۔۔۔۔

**جناب پسکر:** سردار صاحب! ایک منٹ اس کو بالکل کرتے ہیں پوری رائے لیتے ہیں اس وقت ایک قرارداد پر ہماری بحث چل رہی ہے اس قرارداد کو ہم dispose of ایک طرف کر کے پھر آپ اس پر کہیں then میں تمام کی رائے لے لوں گا کیونکہ اس وقت جو زیر بحث ہے وہ ایک اور قرارداد ہے تو اس کو جب تک نہ لائیں گے نہیں اسکے بعد ہم صحافی بھائی کے قتل والا آپ پواسٹ کریں ہم رائے لیں گے آغا صاحب! آپ بولیں۔

**مولانا عبدالباری آغا (وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ):** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب پسکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور ابھی ہمارے علم میں لایا گیا ہے صحافیوں کا بائیکاٹ اور احتجاج کہ لاہور میں ممتاز صحافی ملک صاحب کو مارا گیا ہے انکے مارنے کا اور قتل ہونے کا جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے میں پر زور ندمت

کرتا ہوں اور یہ نہیں کہ ہم صرف فلور پر کھڑے ہو کر ایک سیاسی مذمت کریں بلکہ ہماری جماعت میں سے ہم میں سے جتنا انکے قاتلوں کے خلاف کیونکہ پولیس سے ہماری کوئی توقع نہیں ہے جناب پسیکر! میں پہلے بھی یہاں اسمبلی فلور پر عرض کرچکا ہوں کہ ہم اسمبلی میں جو بیٹھے ہوئے ہیں ممبر صاحبان آپ اس پر ایک روئنگ دیں کہ پولیس سے کوئی توقع آپ نہ رکھیں وہ اس وجہ سے کہ پولیس کے بڑے بڑے افسران سے میں نے خود سنایا ہے انشاء اللہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا میں بے ایمانی نہیں کروں گا میں نے خود سنایا ہے کہ پولیس افسران خود بولتے ہیں کہ بلوجستان اور بلوجستان کے عوام کے ساتھ ہماری کوئی دلچسپی نہیں ہے ہماری دلچسپی اپنی نوکری کے ساتھ ہے جناب پسیکر! اوپر سے کراچی میں ہمارے پشتوں کو مارا جا رہا ہے ہم کسی خاص پارٹی پر الزام نہیں لگاتے ہیں شاید ہر پارٹی کے اندر شرپسند لوگوں کا کوئی گروہ ہوگا اور یہاں پر بلوجوں کو مارا گیا نواب محمد اکبر خان بگٹی جیسی شخصیت اور مولانا محمد خان شیرانی جیسی شخصیت پر خود کش حملہ ہوا ہے اور بیانات آگئے اور شیرانی صاحب کو ایک ذمہ دار شخص نے فون کیا ہے کہ ہم نے دو آدمیوں کو پکڑا ہے بعد میں، میں نے خود مقامی انتظامی سے سول افسران سے معلوم کیا کہ یہ جھوٹ ہے بالکل ہم نے کوئی آدمی پکڑا نہیں ہے تو جب ایڈنفیشنس کے ذمہ دار اور غیر ذمہ دار کے درمیان میں بیانات میں اتنا تضاد ہے تو اس ملک میں سب کچھ ہو سکتا ہے لیاقت علی خان سے لے کر محترمہ بنے نظیر شہید دو دفعہ کی وزیر اعظم کا آج تک کوئی قاتل بلکہ انکی تحقیقات کے ادارے کا کوئی درک نہیں ہے کہ کون سا ادارہ ہے کہ ان کے قاتل کا درک کر رہا ہے جناب پسیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا جو پولیس والا ہے چاہے وہ بلوج ہے یا پشتوں باہر کے ہیں اندر کے ہیں کل میں ایک دو اخانے پر گیا حکیم کا نام زبرہ ہے مشہور شخص ہے وہاں پر حال احوال لینے کے لئے جب گیا تو خود فرمائے تھے بتا رہے تھے کہ دو اخانے کے نیچے تہہ خانے میں یعنی ہمارے پاکستان میں اتنی تجربہ کاری کر رہی ہے کہ دنیا میں کتنا فالتوں کا روس ہے جتنا فالتوں بارود ہے وہ پاکستان میں پھٹ جاتا ہے چاہے میرٹ ہوٹل میں اسلام آباد میں کراچی میں بلوجستان میں جتنے دنیا کے خود کش اور قتل واردات بارود کی جتنی تجربہ کاریاں ہیں ہر لیبارٹری میں پاکستان اور پاکستان کے سولہ کروڑ عوام ہیں اور ہم دعوے دار ہیں اس چیز کے کہ انگریزوں کے دور سے بلوجستان میں نوابی اور سرداری کا ایک نظام تھا بد قسمتی سے اس کو جو لوگوں کیلئے ایک امن کا سہارا تھا (ڈیک بجائے گئے) 1990ء میں پریم کورٹ نے اس نظام کو معطل کیا تھا سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور پریم کورٹ تک جو بیٹھے ہیں جو کل تک لڑ رہے تھے اللہ کے فضل سے انکی لڑائی ختم ہو گئی میں گزارش کر رہا ہوں جناب پسیکر! کہ اس وقت

مولانا شیرانی پر خودکش حملہ ہوا سرکار کے بیانات میں تضاد ہے خدا خواستہ جو وزراء صاحبان ہیں اگر انکے ساتھ کچھ ہو جائے جناب پسیکر! آپ کو پتہ ہے کہ 90ء سے میں اکثر یہاں اسمبلی کامبئر رہا ہوں کوئی ایک دوست ہو گا جیسے ہم پرانے، داڑھی بھی ساری سفید ہو گئی بلوجستان اسمبلی میں جو بھی آتا ہے اپنے کلاشنکوف کے ساتھ آتا ہے پولیس کے اوپر اس کا بھروسہ نہیں ہوتا اسکے جو باڑی گارڈ ہوتے ہیں ان پر بھی اس کو بھروسہ نہیں ہوتا ہے تو جناب پسیکر! جو ہمارے قبائلی سردار نواب خود محفوظ نہیں ہیں ہمارے حکمران خود محفوظ نہیں ہیں پولیس افسران اپنے آپ کو بچانے میں مصروف ہیں جناب پسیکر! میں روڈ پر دیکھتا ہوں کہ پولیس اور پولیس کا جو سارجنٹ یا دوسرے نام سے جو بھی پولیس ہے وہ بھی خوف زدہ حالت میں کھڑی ہوتی ہے اپنے بچاؤ کی خاطر کیونکہ اسکی تنخواہ پانچ چھ ہزار روپے تو وہ پانچ چھ ہزار کی خاطر اپنی جان کو قربان کرے تو جناب پسیکر! ہمارے لوگ لاپتہ ہیں آپ کہتے ہیں کہ گیارہ ہزار پولیس ہیں تو گیارہ سو لوگ ہمارے بلوجستان کے لاپتہ ہیں اخباروں میں انکی فہرست جاری ہو رہی ہے اور پھر یہ ایک اچھا موقع ہے کہ صدر صاحب کو بٹھ آرہے ہیں ہم ان سے پیسوں کی ڈیماٹنڈ نہ کریں سکول اور شفاء خانے کی ڈیماٹنڈ نہ کریں سب سے پہلے ہم یہ ڈیماٹنڈ کریں کہ جو ہمارے گرفتار بھائی ہیں چاہے القاعدہ کے نام سے گرفتار ہیں یا آزاد بلوجستان کے نام سے سب کو ایک دفعہ آزاد کر کے دیکھیں کہ کیا وہ اس گناہ میں پاکستان کے ساتھ کیا بے وفائی کی ہے (ڈیک بجائے گئے) اہل بلوجستان کے اوپر انہوں نے بے وفائی کا نام رکھا ہے یہاں پر نہ سنی اور شیعہ کا جھگڑا ہے نہ بلوج اور پشتوں کا جھگڑا ہے نہ غیبزی اور حمید زنی کا جھگڑا ہے نہ رئیسانی اور دوسرے کا جھگڑا ہے۔ یہ جھگڑا تیرے فریق نے بنایا ہے اپنے پیسوں کے لئے اپنا بجٹ بنانے کے لئے تو جناب پسیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ چینیزی صاحب نے ہمت کر کے جرگہ بلا یا ہے سب جرگہ بلا میں بلوجستان کی سطح پر اضلاع کی سطح پر کیونکہ ایک جو سپریم کورٹ کا مسئلہ ہے وہ تو اوپر کا مسئلہ ہے سپریم کورٹ نے ہمارے نوابوں اور سرداروں کے نظام کو suspend کیا تھا تیرا یہ ہے کہ قاضیوں کو ہم نے بحال کیا ہے ان کو ہم نے کیا اختیار دیا ہے ان کو مخصوص علاقوں میں ہم نے بحال کیا تھا اور ان کے پاس صرف دیوانی مقدمات کے پچاس ہزار روپے کے اختیارات ہیں تو ہمارے پاس کوئی واضح نظام نہیں ہے مشرف آئے تھے انہوں نے اپنا نظام لایا لیکن اسکے مقایجاں ہیں ہم ایک صاف فیصلہ کریں ہماری پولیس سے کچھ نہیں ہو سکتا وہ خود ڈرتی ہے بارہ ارب تیرہ ارب روپے لیتے ہیں اسکے پاس گاڑیاں ہیں ہیلی کا پڑر ہیں فضائی سروں بھی انکے ساتھ ہے جب پولیس نہیں کر سکتی ہے دوسری فورسز نہیں

کر سکتی ہیں پھر ہم لوگوں کو آزاد چھوڑ دیں ہر ایک خود اپنا ذمہ اٹھائے ملا صاحب آیت الکری پڑھیں سردار ثناء اللہ زہری صاحب اپنے زہری کو باڈی گارڈ لگائیں جو بھی کام ہے ہم خود کریں تاکہ ہم اپنی موت اور زندگی کا خود ذمہ دار رہیں یہاں پر جو بھی واقعہ ہوتا ہے ہم ایسیں پی پرتاوان کرتے ہیں اسکے بعد نہ ہم ایسیں پی پرتاوان کریں گے نہ ڈی ایسیں پی پرنہ آئی جی پر کل مجھے کافی افسوس ہوا آپ کے سینئر وزیر آئی جی صاحب کوفون کرتا ہے وہ ان کا فون نہیں اٹھاتے تو اپنے آپ کو ایک بڑا سماں بنایا ہے یہاں پر جناب پیکر! پولیس والوں کو جو لوگ قتل کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی پوری نہیں کرتے ہیں اگر وہ اپنی ڈیوٹی پوری کریں اور عوام کی حفاظت کریں تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ انکی حفاظت کرے گا میرا یقین ہے اللہ تعالیٰ کے اوپر جو اجنبی ہے جو فور سز ہیں جو مختلف چیزیں ہیں ان سے ہمیں نجات ملے تو انشاء اللہ میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ بلا اسباب بھی سب کچھ کر سکتا ہے نوابی اور سرداری کا نظام ہے ہمارے صوبے میں اچھے لوگ ہیں نام والے لوگ ہیں اپنے علاقوں میں انکی گرفت ہے ڈپٹی کمشنر کی اپنے علاقوں میں اتنی گرفت نہیں ہے جتنے ہمارے اور نوابوں کی ہے اس لئے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے جرگہ بنایا ہے جو ان ہیں اور نیا ممبر ہیں چنگیزی صاحب، انہوں نے بڑی ہمت کی ہے میں اس کو داد دیتا ہوں اور سب پارٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس میں شرکت کی اور قرارداد فلور پر پیش کی تو میں اسمبلی سے گزارش کرتا ہوں کہ ان کی قرارداد کو پاس کیا جائے۔ ہماری یہ اسمبلی بھی ایک جرگہ ہے ہمارا صوبہ نوابوں، سرداروں اور ملاؤں کا صوبہ ہے یہ لوگ جب بیٹھتے ہیں تو جرگہ بنتا ہے اس جرگہ میں ہم یہ ثابت کریں کہ جس پولیس کے علاقے میں کوئی آدمی مارا گیا اس کی ذمہ داری ۔۔۔۔۔ کل میں ایک علاقے میں جا رہا تھا ایک بیکری والا بتارہا تھا مجھے ایک پرچی ملی ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ تم نے دکان کو خالی کرنا ہے اگر نہیں کیا تو تمہارے ساتھ یہ ہو گا جناب پیکر! ہم کوئی ایک صورت اختیار کریں کہ ہم سرکاری اداروں سے ہو جناب! اس طریقے سے آپ کے عوام آپ کے بیکری والے آپ کے پولیس والے آپ کی ہزارہ برادری آپ کے شیعہ سنی کے خلاف تو ہم یہاں بیٹھے ہوئے لوگ بھی نہیں نج سکتے۔ اگر قبض جائیں اور یہاں زندگی بھی بسر کریں تو یہ عزتی کی زندگی۔ تو ہم کم از کم واضح فیصلہ کریں کہ ہم سرکاری اداروں سے کوئی مدد نہیں مانگتے ہم اپنی حفاظت خود کریں۔ جناب پیکر! ہم جتنے پولیس کے خلاف بولتے رہیں کہ پولیس نے یہ کیا ہے سرکار نے یہ کیا ہے آئے ایس آئی نے یہ کیا ہے سب کچھ جب وہ کرتا ہے تو پھر بولنے سے فائدہ کیا ہے ہم جان کی حفاظت خود کریں اور اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور

حدیث پاک میں ہے کہ (غُلَّق عِيَال اللَّه) غُلَّق اللَّه تَعَالَیٰ کا کنبہ ہے اور خاندان ہے اللَّه تَعَالَیٰ ستر دفعہ ماں اور باپ سے زیادہ مہربان ہے تو اس مہربان پر ہم بھروسہ کریں جو پویس والے ہیں ان پر بھروسہ کرنا ہم چھوڑ دیں ہمارے سروں پر جوان کو پیسہ اور بجٹ مل رہا ہے زرداری صاحب سے ہم گزارش کریں کہ وہ ان کا بجٹ بند کر دیں جو مشرف صاحب نے کیا ہوا ہے مشرف صاحب بھی اپنے نتیجے پر پہنچ رہے ہیں ہر ایک اپنے نتیجے پر پہنچ جائے گا۔ وَآخْرُ دُعَوَاتِنَا أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ ربِّ الْعَالَمِينَ شکریہ۔

**جناب سپیکر: محترمہ نسرین کھیتان!**

**محترمہ نسرین رحمن کھیتان:** شکریہ جناب سپیکر! میں بھی چنگیزی صاحب کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتی ہوں اس سے پہلے میرے سارے بھائیوں نے جو اس قرارداد کے حوالے سے بات کی اور صحافی طارق ملک کے حوالے سے بھی بات کی ہے ان سب کی میں بھرپور حمایت کرتی ہوں اور یہاں سے ایک قرارداد بنانا کر اور منظور کر کے بھیجی جائے جس میں کہا جائے کہ طارق ملک کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور دوسرا جیسا کہ آپ کے متعلق کہا گیا اور اخبار میں آیا ہے کہ آپ کے خلاف وارث انہوں نے نکالے یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ گذشتہ دور میں جیسے رو بینہ عرفان اور ایک مولوی صاحب کیلئے ایک ایس پی نے کچھ اسی طریقے سے کارروائی کی تو ان کو کمیٹی کے حوالے کیا گیا اور کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا۔ انہوں نے پھر کمیٹی کے سامنے آ کر مذکور کریں اسی طریقے سے اس کیلئے بھی کوئی کمیٹی بنائی جائے وہ دیکھئے اور یہاں ہاؤس کی کمیٹیاں بنائی جائیں تاکہ ہمارے ہاؤس کے جتنے بھی پر اعلمنز ہیں وہ حل کریں اور ہماری جتنی بھی قراردادیں ہیں وہ منظور تو ہو جاتی ہیں لیکن ان پر عمل در آمد نہیں ہوتا۔ آپ دیکھیں کہ ہم نے کتنی قراردادیں منظور کی ہیں لیکن ان کا کیا فائدہ ہوا ہے اسی حوالے سے میں آپ سے گزارش کروں گی کہ ہماری ہاؤس کی کمیٹیاں بنائی جائیں تاکہ ہمیں امید ہو کہ ہم جو قرارداد منظور کرتے ہیں یا جو کیس ہم کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں وہ اس کا فائینل decision لے اور اس پر عمل در آمد ہو شکریہ۔

**جناب سپیکر: شکریہ احسان شاہ صاحب!**

**سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت):** شکریہ جناب سپیکر! زیر بحث قرارداد کی میں بھی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور جان علی چنگیزی صاحب اور میجرنا در علی صاحب کی کوششوں کو سراہتا ہوں انہوں نے اس صوبے میں امن و امان کے حوالے سے ایک اہم روں ادا کیا ہے اور ایک پلیٹ فارم مہیا کیا بلوجستان

میں بننے والی سیاسی جماعتوں کو اور تمام قبائلی عوامیں اور انہیں تا جران و سول سوسائٹی کے جتنے بھی نمائندے ہیں اکٹھا کیتے بہر حال اس حوالے سے ان کی کوششیں قابل تعریف ہیں اور ہمیں ہر سطح پر ان کا ساتھ دینا ہو گا تا کہ یہ کوششیں بار آور ہو سکیں اور جناب والا! اسی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ ذکر کروں گا کہ جو صحافی طارق جاوید صاحب قتل ہوئے ہیں ان کا ڈان نیوز سے تعلق تھا اس کی بھی ہم بہر پر نہ مرت کرتے ہیں اور آج کل کے دور میں الیکٹر انک میڈیا ایک اہم روپ ادا کر رہا ہے انسانی مشکلات کو اجاگر کرنے اور ان کے حل میں ایک نشان دہی کرنے میں میں سمجھتا ہوں کہ اس کا روپ اہم ہے اسی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ہم تمام دوستوں کو اس کی بہر پر نہ مرت کرنی چاہئے اور ہم اس کی بہر پر نہ مرت کرتے ہیں۔

**جناب سپیکر: جے پرکاش!**

**جے پرکاش:** شکریہ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا میں بھی جان علی چلگیزی صاحب کی قرارداد کی بہر پر حمایت کرتا ہوں اور اس قرارداد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صوبے کی تمام پارٹیاں آپس میں متفق ہیں اور جو جرگہ منتخب ہوا ہے اس میں تمام شہری آپس میں اتفاق کرتے ہیں اور موجودہ جو صوبائی حکومت تشکیل پائی ہے یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم سب ایک ہیں لیکن موجودہ وقت میں نہ عام شہری محفوظ ہیں نہ اقلیت محفوظ ہیں نہ پشتون، نہ بلوج، نہ پٹھان اور نہ سندھی۔ آخر اس کی کیا وجہات ہیں اس کی کڑی کس کے ساتھ ملتی ہے اور انتظامیہ اس طرف کیوں دھیان نہیں دیتی جبکہ ڈسٹرکٹ لیوں سے لے کر صوبائی لیوں تک یا مرکزی لیوں تک تمام پارٹیاں آپس میں اتفاق کرتی ہیں اور ایک دوسرے سے برا درانہ ہمدردانہ طریقے سے ملتی جلتی ہیں۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے اور صوبائی حکومت انتظامیہ کوختی سے تا کید کرے کہ وہ امن و امان کی حالت کو برقرار رکھے اور اس کے ساتھ جو صحافی کا قتل ہوا ہے میں اپنی اقلیتی برادری کی طرف سے اس کی بہر پر نہ مرت کرتا ہوں اور اس واقعہ کی بختنی سے اور عدالتی تحقیقات کرائی جائے شکریہ۔

**جناب سپیکر: حبیب صاحب!**

**میر حبیب الرحمن محمد حسni (وزیری و اسا اور QGWSP):** شکریہ جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں جو جان علی چلگیزی صاحب نے پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایک بہت اچھا جرگہ منعقد کیا ہے اور جس میں انہوں نے تجوادیز دی ہیں اور اس پر عمل ہونا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ کوئی

میں روز لوگ مارے جاتے ہیں اور کوئی پکڑا نہیں جاتا ہے گیا رہ ہزار پولیس فرنی کے باوجود آج تک جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں کوئی بھی نہیں کپڑا گیا ہے جان محمد شفی صاحب جیسے لوگ جو ایک مخلص بلوج آفسر ہیں اور سیکرٹیری بھی رہے ہیں ان پر حملہ ہوا ہے جو حملہ آور تھے ان کا آج تک پتہ نہیں چلا ہے جو ایک عام شہری ہو گا اس کا کیا ہو گا۔ تو جناب سپیکر! جیسے مولا نا صاحب نے کہا کہ ہم اپنی پولیس پر بھروسہ چھوڑ کر اپنی حفاظت خود کر لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہتر تجویز ہے مگر اس میں ایک اور مسئلہ ایک غریب شریف شہری کوئی نہیں ہے جا ہے ایم پی اے ہوں کوئی سردار ہوں نواب ہوں اگر وہ اپنے ساتھ کوئی گن اٹھاتا ہے کوئی بادی گارڈ اٹھایا ہوتا ہے جاتے ہوئے پولیس فوراً اس کو روک لے گی کہ جی دفعہ 144 ہے فلاں ہے آپ نے اٹھایا کیوں ہے اس پر کیس کیا جاتا ہے۔ تو ایسے حالات میں وہ کیا کرے اگر یہ نہیں اٹھائے گا تو ما راجئے گا اگر یہ اٹھائے گا تو پولیس بند کر لے گی میں سمجھتا ہوں کہ دفعہ 144 یہ تمام ختم کر دیں اور ہر کسی کو اجازت دیں کہ اپنی حفاظت خود کر لے۔ پولیس کا یہ ہے روز کا لئے شش اتارے جارہے ہیں ڈبل سواری پر پابندی ہے آج تک ان کی کوئی کارکردگی نہیں ہے میری درخواست ہے سی ایم صاحب سے اور ہوم منسٹر سے کہ کوئی میں دفعہ 144 فوراً ختم کیا جائے اور سب کو اجازت دی جائے کہ وہ اپنی حفاظت خود کریں۔

**جناب سپیکر: عرفان صاحب!**

آغا عرفان کریم (وزیر کاؤنٹی، عذر اور حج و اوقاف): شکریہ جناب سپیکر! میں زیر بحث قرارداد جو جان علی چنگیزی صاحب نے پیش کی ہے میں اس کی بھر پور تائید کرتا ہوں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور پیپلز پارٹی کے دوستوں کی طرف سے۔ اور ساتھ یہ جنابنا در علی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایسے وقت میں ایک پلیٹ فارم مہیا کیا ہے اور اس جرگہ میں شہر کے تمام مکا تب فکر کے لوگ موجود تھے انہم نے جران تمام پارٹیز کے جمیعت کے اور رسول سوسائٹی کے لوگ اور اس پر پانچ گھنٹے بحث ہوئی ہے تو یہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپیکر صاحب! میں سال تیس سال پیچھے جائیں بلوچستان ایک پر امن صوبہ تھا ہم بلوچستان کی مثال دیتے تھے تو کیا وجہ ہے کہ اس صوبے میں وہ حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ بلوچستان پورے پاکستان میں ایک ڈسٹریب صوبے کا منظر پیش کر رہا ہے تو اس حوالے سے جیسے مولا نا صاحب نے کہا ہے۔ تو-----

سردار شاء اللہ ذہری (وزیر ایم ایئٹ جی اے ڈی): پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب پسیکر:** سردار شاء اللہ زہری پوائنٹ آف آرڈر پر ہے جی۔

**وزیر امیں ایڈ جی اے ڈی:** جناب پسیکر! آغا صاحب! میں نے پہلے یہ کہا ہے کہ چھ سال پہلے بلوچستان جو ایک امن کا گھوارہ تھا برادریوں کا احترام کیا جاتا تھا تو ابھی میں نے اپنی پستی میں کہا ہے کہ پرویز مشرف کے جو کالے کرتوت ہیں۔ میں اسمبلی سے دو بارہ گزارش کروں گا کہ آپ تمام معززین بیٹھیں اور اس کے جتنے بھی قوانین ہیں ان کو ختم کر دیں۔

**جناب پسیکر:** شکریہ آپ اپنی تقریر جاری کریں۔

**وزیرِ کوہاٹ، عشر اور حج و اوقاف:** جناب پسیکر! مولانا باری صاحب نے ایک زبردست تجویز دی ہے کہ ہمارے قبائلی حوالے سے ہمارے چیف آف جھالاوان چیف آف ساراowan ہمارے معزز سردار اسلام بننجو صاحب یہاں پر بڑے بڑے سردار بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس معزز اسمبلی کے ممبر ہیں اور ہمارے عوامی منتخب نمائندے ہیں ہم بھی اس اسمبلی میں موجود ہیں اس سے بہتر جرگہ تو ہونہیں سکتا ہے اس کے علاوہ کوئی جرگہ یا کمیٹی بنائی جائے تو جو بھی مسئلہ ہے عوام کے منتخب نمائندے یہاں پر موجود ہیں فیصلہ ہم اس اسمبلی میں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کر سکتے ہیں اور اس سے بہتر کوئی فیصلہ کر بھی نہیں سکتا ہے اس تجویز کو جو مولانا صاحب نے دی ہے اس پر سوچا جائے یہ بہتر تجویز ہے۔

**جناب پسیکر:** میر محمد عاصم کرد گیلو صاحب!

**میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیرِ خزانہ):** شکریہ جناب پسیکر! یہ قرارداد جو جان علی چنگیزی صاحب کی ہے جیسے ہمارے دوسرا colleague نے اس کی حمایت کی ہے میں بھی اس کی حمایت کرتا ہوں جیسے ہمارے دوستوں نے کہا کہ بلوچستان ایک وقت امن کا گھوارہ تھا اور واقعی پسیکر صاحب! پہلے بلوچستان ایک امن کا گھوارہ رہ چکا ہے جب ہم چھوٹے تھے تو جناح روڈ پر خان صمد خان شہید اکیلا پھرتے تھے نواب بگٹی جناح روڈ پر اسٹینڈرڈ اسٹور پر اکیلا آ کر بیٹھا کرتے تھے۔ اور بہت سے ایسے لوگ تھے جو یہاں پر اکیلے پھرتے تھے کسی کے ساتھ بندوق کلاشنکوف وغیرہ نہیں تھا مگر ہمارے جو ہمسایہ ممالک ایران اور افغانستان وہاں پر انقلاب آئے اُن کے اثرات بلوچستان پر آنے شروع ہو گئے پہلے ہم سنتے تھے کہ افغانستان میں ایک شخص کو قتل کیا گیا اور اس کی سائیکل لے گئے ہم حیران ہوتے تھے کہ آیا کسی سائیکل پر بھی انسان کو قتل کیا جاتا ہے مگر پسیکر صاحب! آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں بھی سائیکل پر قتل ہوا ہے اور ہورہے ہیں ہمارا ایسا بھی ڈسٹرکٹ ہے جہاں پر تیس سال تک کوئی murder کیس درج نہیں ہوا ہمارا چانگی کا ایریا

جو گلنگور سے شروع ہوتا تھا افغانستان اور ایران کی سرحد تک اور وہاں کوئی murder کا نام سننے میں نہیں آتا تھا مگر سپیکر صاحب! افغانستان اور ایران میں حالات خراب ہوئے تو یہاں بلوجستان میں اتنے murders ہوئے ہیں کسی اور علاقے میں نہیں ہوئے سپیکر صاحب! ہم سنتے تھے کہ فلسطین میں خودکش دھماکہ ہوا ہے ہم حیران رہ جاتے تھے کہ خودکش دھماکہ کیسے ہوا ہے کیسے اُس نے جیکٹ پہن کر دھماکہ کیا ہے مگر سپیکر صاحب! آج پاکستان کے حالات دیکھیں آپ کو خود پتہ چلے گا کہ یہاں پر ہر روز خودکش دھماکے ہوتے ہیں حالیہ جو مولانا شیرانی صاحب پر ڈیڑھ کٹ پیشیں میں خودکش حملہ ہوا اُس کی میں نہ مت کرتا ہوں اور کل ہمارے ایک صحافی کو لاہور میں قتل کیا گیا اُس کی بھی میں نہ مت کرتا ہوں۔ سپیکر صاحب!

مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ہمسایہ ممالک میں جوانقلاب آئے تو وہاں سے لوگ مانیکریٹ ہو کر یہاں آئے اُس کے بعد یہاں پر کلاشنکوف کلچر پیدا ہوا اس سے ہمارے یہاں کے حالات بہت خراب ہوئے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حالات کو سدھا رانے میں یہاں پر جو ہماری سول سوسائٹی ہے جو یہاں کی اقوام ہیں وہ گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کریں صرف یہ نظام پولیس سے یادوسری ایجنسیوں سے نہیں سدھ ریگا اس میں ہم سب تعاون کریں تو پھر یہ سدھ رجائے گا جیسے چینیزی صاحب نے جو جرگہ بلا یا تھا میں اس کو appreciate کرتا ہوں اس طرح کے جرگے ہوں اور یہاں کی اقوام کو جو پہلے بھائیوں کی طرح آپس میں رہتی تھیں میں سمجھتا ہوں ابھی بھی ہم بھائیوں کی طرح رہتے ہیں مگر کچھ عناصر ہیں جو یہاں کے حالات کو خراب کرنا چاہتے ہیں سپیکر صاحب! ہماری کوشش ہوگی جیسے بلوجستان پہلے امن کا گھوارہ رہا ہے اسی طرح آئندہ بھی رہے۔

جناب سپیکر: Thank you اب اگر اجازت ہے تو اس قرارداد کو ہم منظوری کیلئے پیش کریں کیونکہ اس پر بہت ----

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): اس قرارداد میں میں ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس قرارداد میں ترمیم؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی اس قرارداد میں۔

جناب سپیکر: نہیں تو یہ سب بات ختم کریں جب میں اس کو ووٹ کیلئے پیش کروں گا اُس وقت آپ بتائیں ترمیم کیا تھے صادق صاحب! تو ہاؤس کی رائے لے لیں گے ابھی تو یہ بات کرنا چاہتے ہیں ممبر صاحبان جعفر جارج صاحب پھر اس کے بعد کیپٹن عبدالخالق صاحب اب اس کو مختصر کریں کیونکہ اس

قرارداد کوڈھائی گھٹے ہو گئے ہیں۔

**جناب جعفر جارج (صوبائی وزیر):** جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی حمایت میں بولنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک کوشش جان علی چنگیزی صاحب اور میجر نادر صاحب کی طرف سے کی گئی ان کو ہم دلی طور پر مبارکباد پیش کرتے ہیں لیکن اُس سے پہلے جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوجستان ایک قبائلی صوبہ ہے میں حکومت بلوجستان سے بھی اپیل کرتا ہوں اور خاص طور پر چیف آف جھالاوان اور چیف آف ساراوان سے کہ وہ اپنا کردار ثابت طریقے سے ادا کریں تاکہ بلوجستان میں اور خاص طور پر کوئی میں امن قائم ہو سکے کیونکہ ہم قبائلی سسٹم میں رہتے ہیں اور اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہمارے جو شہری ہیں وہ اپنا کردار ادا کریں۔

**جناب سپیکر:** کیپٹن عبدالحق صاحب اس کے بعد منظر مائز۔

**کیپٹن (ر) عبدالحق (وزیر امور نوجوانان):** بسم اللہ الرحمن الرحيم - مولا نا عبد الباری صاحب کی تفصیلاً گفتگو کے بعد ویسے کہنے کیلئے کچھ رہ تو نہیں گیا لیکن مختصرًا میں اس میں کچھ add کرنا چاہوں گا جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں صحافی طارق جاوید صاحب جو قتل ہوئے لاہور میں اُس قتل کی نہت کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** ظہور صاحب! ذرا attention please معزز ممبر تقریر کر رہے ہیں۔

**وزیر امور نوجوانان:** اور گورنمنٹ آف پنجاب سے بھی request ہو گی کہ اُن کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے اُن سے باز پر سکھائے! sir! جان علی صاحب نے جو لاءِ اینڈ آرڈر کے بارے میں پیش کی ہے لاءِ اینڈ آرڈر کی ہم بات کر لیتے ہیں لیکن پولیس کے اوپر ہم بھی اعتراض کرتے ہیں جناب سپیکر! آپ سے صرف عرض یہ کرنی تھی کہ کیا یہ پولیس اس ہاؤس کے علاوہ کسی اور کو بھی جواب دہ ہے یا یہ پولیس ایسی احتارمی ہے۔

**جناب سپیکر:** سردار صاحب! please تحوڑا attentive ہو جائیں۔

**وزیر امور نوجوانان:** میری عرض یہ تھی سر! پولیس کا جواب دار ہے جس کے خلاف ہم سب بول رہے ہیں کہ کیا یہ پولیس اس ہاؤس کے علاوہ کسی اور کو responsible ہے تو ہم کیوں یہ عرض کرتے رہتے ہیں کہ لاءِ اینڈ آرڈر maintain نہیں ہو رہے ہیں آپ کے توسط سے kindly آگر آپ اتنا ہمیں بتا دیں کہ کیا ہم سے بھی اس صوبے کے اندر کوئی بالاتر ادارہ ہے جس کا حکم چلتا ہے اور ہمارا حکم نہیں چلتا یا ہم

اس ہاؤس کے علاوہ کوئی ایسا ادارہ ہے جس کے پاس چلے جائیں اور اُس سے request کریں کہ خدا کے واسطے ہمارا لاءِ اینڈ آرڈر ٹھیک کر دے تو آپ سے گزارش صرف اتنی ہے کہ پولیس اگر جوابدہ اس ہاؤس کو ہے تو پھر اس ہاؤس کو جوابدہ ہونا چاہیے اور آپ کے توسط سے ہونا چاہیے۔

**جناب سپیکر:** Thank you جی محترمہ پروین مگسی صاحبہ! اُس کے بعد عبدالرحمن مینگل صاحب۔ محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفار میشن میکنالوجی) : سب سے پہلے میں جان علی چنگیزی صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتی ہوں اور پورے ہاؤس نے اس کی حمایت کی تو یہ بڑی اچھی بات ہے اور بھی چیزیں سامنے آئیں ایک تو ہمارا رپورٹ جنکا قتل ہوا ہے لاہور میں ہم اس کو condemn کرتے ہیں اور حکومت پنجاب سے ہماری سب کی گزارش ہے کہ ان کے قاتلوں کو جلد سے جلدگر قفار کیا جائے دوسری بات یہ ہے کہ جیسے کل اخبار میں آیا تھا آپ کے بارے میں اور آپ کے معزز بھائی جو ہمارے چیف منٹر بھی رہ چکے ہیں اور اس ہاؤس کے ممبر بھی رہ چکے ہیں جو FIR lodge کی گئی تھی اُس کو بھی ہم condemn کرتے ہیں اور میں یہ کہنا چاہتی ہوں جیسے جان چنگیزی صاحب نے یہ بتایا اور سب colleagues نے یہاں پر متفقہ طور پر یہ کہا کہ اس ہاؤس سے بالاتر کوئی ہاؤس نہیں ہے الہا ایک ہی پلیٹ فارم ہے جس کے حوالے سے امن و امان کی بات ہو رہی تھی تو ہم یا تو کوئی کمپنی تشكیل دیں یا سارے مل کر ایک مینگل کریں جس میں ہم ان چیزوں کے بارے میں بات کریں اور تفصیلی ایک رپورٹ بنائیں جس کو ہم فیڈرل گورنمنٹ کو پیش کریں تو میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہو گا شکریہ۔

**جناب سپیکر:** Thank you عبد الرحمن مینگل صاحب!

**میر عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات):** جناب سپیکر! جس طرح معزز زاراکین نے اس قرارداد کی حمایت کی ہے تو میں بھی اسکی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور واقعی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے لاءِ اینڈ آرڈر کا اور ٹارگٹ کلنگ کا خاص کرکوئی شہر میں تو اس وقت ہم کلنگ کس کو کریں گے اپنے آپ کو کریں گے اپوزیشن ہے نہیں گورنمنٹ ہے نہیں گورنمنٹ میں ہم خود ہیں ظاہر ہے حالات کو ہم ہی سدھا ریں گے ذمہ داری ہماری ہے اگر لوگ ہمارے خلاف بات کریں گے گورنمنٹ کے خلاف کریں گے گورنمنٹ میں کون ہے ہم ہیں میں وزیر اعلیٰ صاحب سے request کرتا ہوں اس وہ موجود نہیں ہیں خاص کرکوئی شہر کے حالات کو کنٹرول کریں اگر ادھر خدا نخواستہ کل کو کوئی لسانی یا مذہبی مسئلہ شروع ہو گیا تو یہ آگ کی طرح پورے بلوجستان میں پھیل جائے گا اور جس طرح صحافی طارق جاوید ملک صاحب کا قتل ہوا میں اس کی بھی

نمٹ کرتا ہوں اور گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہوں آپ کے توسط سے کہ اُن کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** Thank you اب پونٹ آف آرڈر پر، جی بتائیں زمرک خان صاحب! انھیں زمرک خان (وزیر مال): لاہور میں جو واقعہ ہوا تھا ہمارے صحافی بھائی طارق جاوید ملک کا جو قتل ہوا ہے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اُس کی نمٹ کرتا ہوں اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اُن کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** Thank you حاجی نواز صاحب! کیونکہ ابھی آخر میں دو گھنٹے ایک اور تحریک پر بحث ہے تو اس لئے، جی حاجی محمد نواز آپ کو نواز کے بعد۔

حاجی محمد نواز (وزیری بی، ڈی، اے): میں جان علی چنگیزی صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ہی اس ایوان سے التماں کرتا ہوں کہ وہ اس قرارداد کو منظور کرے ایسا نہ ہو کہ ایک غیر حاضر شخص کل آکے پھر کہے اور اس قرارداد سے لائقی کا اظہار کرے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس مہذب ایوان میں ایک معزز رکن اسمبلی نے ایک منظور شدہ قرارداد میں ایسی کوئی ترمیم جو کہ لائقی کا اظہار کیا اور اس قرارداد میں ایسی ترمیم بھی شامل نہ کی جائے جس سے اس قرارداد کی اصل روح محروم ہو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** Thank you جی حبیب الرحمن صاحب! آپ اس پر مختصر بات کریں please کیونکہ بہت وقت ہو گیا ہے۔

مير حبیب الرحمن محمد حسني (وزیری و اساپ QGWSPL): جناب سپیکر! لاہور میں ہمارے صحافی طارق جاوید ملک صاحب قتل ہوئے میں اُس کی نمٹ کرتا ہوں اور گورنمنٹ آف پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ اُن کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور اس کے قتل کے خلاف ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

**جناب سپیکر:** نہیں خاموشی نہیں ہوتی ہے مسلمان کیلئے دعا ہوتی ہے۔ ہم نے دعا کرائی ہے please اب میں قرارداد و ونگ کیلئے پیش کرتا ہوں آپ اس پر کوئی جی صادق عمرانی صاحب!

Wants to amendment in this resolution .

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** معزز رکن نے ترمیم کے حوالے سے ایک بات کی تھی ہر ایک کو یہاں اسمبلی فلور پر بولنے کا حق ہے کہ کسی بھی قرارداد میں ترمیم کرے یا اُس پر کوئی اعتراض کرے یا اپنی پارٹی کے

نقطہ نظر کی وضاحت کرے۔

**جناب سپیکر:** please سردار صاحب! آپ بات کرنے دیں جی۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** میں احتجاج کرتا ہوں جناب سپیکر! یہ ہر جگہ پر مداخلت کرتا ہے مولانا صاحب۔

**جناب سپیکر:** دیکھیں صادق صاحب! آپ بات کریں۔ please آپ بات کریں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** اس قرارداد میں جو لب لباب، ہمیشہ اس فلور پر میں کہتا رہا ہوں کہ جی حکومتی رٹ نہیں ہے میں آج بھی اس پر قائم ہوں کہ امن و امان کی ذمہ داری آئی جی پولیس پر عائد ہوتی ہے کیونکہ یہاں پر لوگ وضاحت سے بات نہیں کر سکتے پھر چینکتے ہیں کپڑا اور کپاس ڈال کر پھر چینکنے کی کوشش کرتے ہیں میں بالکل واضح طور پر ان تمام قراردادوں کا جو لب لباب ہے جناب سپیکر صاحب! وہ یہ ہے کہ جہاں میری ترمیم بھی ہے اور request بھی ہے آپ سے، کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ بلوجستان میں پولیس کے سربراہ آئی جی پولیس ہے امن و امان کی بھالی کا سب سے بڑا ذمہ دار وہ ہے وہ امن و امان بحال کرنے میں بالکل ناکامیاں ہو چکے ہیں لہذا یہ ایوان مطالیہ کرتا ہے کہ انہیں فوری طور پر صوبے سے فارغ کر کے اسٹبلشمنٹ میں رپورٹ کرنے کیلئے کہاں جائے۔

**جناب سپیکر:** سردار صاحب! آپ نے پڑھ لی ہے دیکھیں اسمبلی کے قواعد ہیں کسی آفیسر سے کیونکہ کیبنٹ میں ایک مسئلہ ہو سکتا ہے گورنمنٹ matter ہے فیڈرل گورنمنٹ پراؤنسل گورنمنٹ کے کو ارڈینینشن سے ایک آفیسر مرکز سے آتا ہے اُس کو قرارداد میں کسی آفیسر کے بارے میں پچھلے دونوں میں بھی اگر صادق صاحب اور میری ایک بحث ہوئی تھی یاد ہوگا میرے چیمبر میں کہ ایک آفیسر کے بارے میں قرارداد آرہی تھی لیکن کچھ تقاضے روزا یسے ہیں کہ اسمبلی کیونکہ منظر صاحبان کی بنٹ میں وزیر اعلیٰ سے بات کر سکتے ہیں لیکن ایک آفیسر کیلئے اسمبلی سے قرارداد ہوتا ہے ایک کیبنٹ کا فورم موجود ہے وہ اسمبلی کے قواعد سے متصادم ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** پواسٹ آف آرڈر جناب! پورے ایوان نے اس قرارداد کی حمایت کی ہے روز بنا نا قانون بنا نا اس اسمبلی کا کام ہوتا ہے کہ وہ روز بنا نے قانون بنا نے تمام نے اس قرارداد کی حمایت کی لہذا اس قرارداد۔۔۔۔۔

**وزیر ایمنیت جی اے ڈی:** جو مسئلہ کو رٹ میں ہے اس کو آپ اسمبلی کے اندر ڈسکس matter جسے ہم ایمنیتی مسائل کا کام ہوتا ہے وہ کوئی بھی even اس اسمبلی کے اندر آپ چیف منظر نہیں کر سکتے باقی جتنے بھی مسئلے مسائل ہیں چاہے وہ کوئی بھی ہو

کے اوپر بھی تقدیر کر سکتے ہو جو حکومت کا حصہ ہے میں صرف روزگار کی بات کر رہا ہوں آپ سیکریٹری صاحب سے پوچھ لیں جو مسئلہ کوڑ میں ہے اس کو آپ اسمبلی کے اندر ڈسکس نہیں کر سکتے ہیں باقی جو بھی مسئلے مسائل ہیں even جیسے کہ میں نے پہلے آپ کو کہا کہ آپ چیف منٹر کو بھی اس مقدس ایوان کے فلور پر ڈسکس کر سکتے ہیں۔

**جناب سیکریٹری:** سردار صاحب! دیکھیں۔ کوئی بھی چاہے چیف سکریٹری ہو چاہے آئی جی ہو کوئی بھی چھوٹا یا بڑا ہلکا ہواں ہاؤس کو جواب دہے اس پر تو کوئی دورائے ہوئی نہیں سکتی دیکھئے اس پر لیکن ایک بات ہے چونکہ میں یہاں بیٹھا ہوں یقیناً مجھے روز بھی دیکھنے ہیں گورنمنٹ کی پالیسی بھی دیکھنی ہے آپ کی رائے بھی دیکھنی ہے قائد ایوان کا موقف بھی دیکھنا ہے یقیناً جذباتی ہوں گے آپ جذباتی تقریریں کریں گے کچھ رائے دیں گے کچھ کو تکلیف ہوگی وہ بیان کریں گے اس سے میں اعتراض نہیں کرتا ہوں لیکن قائد ایوان کا موقف اس میں بہت ضروری ہے۔ اب میں دورائے دیتا ہوں آپ کو آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

**جناب سیکریٹری:** صادق صاحب! میں آپ سے ایگری کرتا ہوں امن و امان نہیں ہے بد امنی ہے۔

(لیکن بند اور نمبر بولتے رہے)

**جناب سیکریٹری:** میں آپ کو رائے دیتا ہوں جی منٹر لاءِ صاحب! آپ چیئرمیٹر کی help تو کریں۔

**محترمہ روینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور):** جی جناب سیکریٹری!

If the House will 13 شق میں ہے from and contains of resolution  
It shall not contain کیونکہ ابھی تک permit allow me to speak in english  
arguments there is no translation as there it shall not contain  
arguments interferences ironical expressions or defamatory  
statements nor shall it refer to the conduct or character of a  
person except in his official or public capacity Thank you .

**جناب سیکریٹری:** دیکھئے صادق صاحب! اسیں آپ ایک سرکاری ہلکا کو ۔۔۔۔۔ یہ ہاؤس بات کر سکتا ہے اسکی پرفارمنس پر کر سکتا ہے لیکن دیکھئے جہاں تک قرارداد ہے قرارداد پاس کر کے میرے خیال میں اس کو وزیر اعلیٰ صاحب لے جائیں اب دورائے میں دیتا ہوں یا تو ہم جان علی چنگیزی صاحب کی جو قرارداد

ہے اس پر ووٹنگ ڈیفر کر دیں جو پرسوں 27 کو ہمارا سیشن ہو گا اس کے لئے تاک Chief Minister is the leader of the House کریں کیونکہ ہم سب نے اس پر اعتماد کا اظہار کیا ہے He is the leader of the House اگر آپ یہ کہیں کہ جی جو صادق صاحب نے ترمیم کی ہے پھر ہم سی ایم سے ڈسکس کریں پھر آپ اگلی قرارداد اسپیشلی لے آئیں ہم روز کو بھی concert کر لیں اگر ہے تو آپ اس کو پیش کریں۔ صادق صاحب! آپ بتائیں میں چاہتا ہوں کہ یہ جو بھی (مداخلت)

**جناب سپیکر:** جی ہوم منستر صاحب!

میر ظفر اللہ زہری (وزیر داخلہ): میری تجویز یہ ہے کہ آئی جی صاحب کو تبدیل کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑیگا اگلا جو آئی جی آئے گا اس کا بھی روایہ یہی ہو گا کہ ہوم منستر کو یا کسی اور کو on board نہیں لئے تو یہ مسئلہ جوں کا توں رہے گا۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہم سب مل کر قائد ایوان سے بات کریں اور میں یہ دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں میں نے خود اپنے ایسے کیسر پر ایسویٹ چینل استعمال کر کے میں وہاں تک پہنچ چکا ہوں لیکن پولیس کی طرف سے ایسا کچھ نہیں ہے مہربانی کر کے اگر سب چیف منستر صاحب کے ساتھ بیٹھیں میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر مجھے on board لیا جائے تو یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ کسی حد تک حل ہو سکتا ہے۔

**جناب سپیکر:** عین اللہ صاحب!

جناب عین اللہ شمس (وزیر صحبت): جہاں تک جان علی چنگیزی صاحب کی اس قرارداد کا تعلق ہے تو اس پر سارے ممبران صاحبان اپنی رائے دے چکے ہیں اور اس پر agree ہیں کہ اس کو پاس کر لیتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** نہیں میں وہ ترمیم کے حوالے سے -----

وزیر صحبت: just a minute جہاں تک صادق عمرانی صاحب کی بات ہے وہ آئی جی پولیس کو اس کا ذمہ دار کھہرا رہے ہیں اور ہمارے ہوم منستر صاحب کہتے ہیں کہ آئی جی پولیس کے تبدیل ہونے یا نہ ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا معاملہ جوں کا توں رہے گا ہونا تو یہ چاہئے کہ اس پر ایک مخصوص دن رکھا جائے کہ امن و امان کو برقرار رکھنے کا ذمہ دار کون ہے کیا خفیہ ادارے جو لاکھوں کروڑوں روپے فنڈ لیتے ہیں جو پس پر دہ یہ حرکات ہوتے ہیں کہ ہم نے سنی کو نہیں مارا ہے اور سنی کہتے ہیں کہ میں نے شیعہ کو نہیں مارا ہے بلوج کہتے ہیں کہ میں نے پشتون کو نہیں مارا ہے پشتون کہتے ہیں کہ میں نے بلوج

کو نہیں مارا ہے لیکن پھر یہ فسادات کون کرار ہے ہیں جو متعلقہ لوگ ہیں انکا آپ تعین کر لیں تو میرے خیال میں یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے جی Thank you صادق صاحب! جان علی صاحب کی جو قرارداد ہے اس کو اصل شکل میں منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

**جناب سپیکر:** نہیں جان علی صاحب! آپ بولنے دیں آپ پلیز اب بولنے دیں کیونکہ I have given a lot of time on your resolution . دیکھئے ابھی آپ تین کھڑے ہیں ۔ سردار صاحب! آپ کو میں نے کہا تھا قرارداد کے لئے۔

**وزیر ایم اینڈ جی اے ڈی:** جناب سپیکر! جس طرح ہمارے دوستوں نے کہا کہ ہمارے صحافی طارق ملک صاحب پچھلے دنوں ”ڈان نیوز“ کے صحافی تھے، قتل ہوئے میں اس ایوان کے توسط سے ساتھیوں کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں آپ کی اجازت سے اگر اجازت ہو؟

**جناب سپیکر:** جی اجازت ہے۔

### مذمتی قرارداد

**وزیر ایم اینڈ جی اے ڈی:** میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ ڈان نیوز کے صحافی طارق ملک کے بھیانہ قتل کی مذمت کرتا ہوں اور اس مقدس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ طارق ملک کے اس بھیانہ قتل کی قرارداد کو منظور کر کے صحافیوں کے ساتھ اظہار تجدید کریں شکر یہ۔

**جناب سپیکر:** قرارداد پیش ہوئی۔ آیا سردار شناع اللہ صاحب کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟ قرارداد منظور ہوئی اور یہ اسمبلی متفقہ طور پر ڈان نیوز کے روپر ٹر طارق جاوید کے قتل کی مذمت کرتی ہے اور پنجاب حکومت سے مطالبه کرتی ہے کہ وہ انکے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ (مدخلت)

**جناب سپیکر:** جان علی چنگیزی Sorry!! I have to be very strict no way دیکھیں میں نے آپ کی قرارداد پر تین گھنٹے دیئے That come on the record اللہ انکی بھی مغفرت کرے۔ جی سردار اسلام صاحب!

**سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات):** جناب سپیکر! 21 تاریخ کو جب صوبائی اسمبلی کا اجلاس بیہاں ہوا تو اجلاس کے بعد ہم اپنے گھروں ۔۔۔۔۔

**Mr . Speaker:** Honorable member population welfare please

! decorum in the House please . جی سردار صاحب!

**وزیر آپاٹی و برقيات:** جناب! 21 تاریخ کو جب یہاں ہماری صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہوا اجلاس ختم ہونے کے بعد دو بجے ہم اپنے گھروں کو چلے گئے تو اچانک ٹوپی پر ہم نے پٹی چلی ہوئی دیکھی اس میں ہمارے سپیکر صاحب کے خلاف اور ہمارے سابق نگران وزیر اعلیٰ سردار صالح بھوتانی صاحب کے خلاف سندھ پولیس نے ایف آئی آر درج کی تھی اسکے حوالے سے بار بار ٹوپی پر آ رہا تھا تو ہم چند ساتھیوں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی اور وزیر اعلیٰ بلوجستان نے فوری طور پر اس پر ایکشن لیا ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے سندھ گورنمنٹ اور مرکزی سطح پر اس بات کو پہنچائی کہ بھئی جب سپیکر اس معزز ہاؤس میں چیئرمیٹر ہے تھے اور انکے خلاف سندھ میں ایف آئی آر درج ہوئی تو بہت ہی بُری بات ہے اس اسمبلی کے توسط سے ہم سندھ گورنمنٹ کے مشکور ہیں کہ انہوں نے فوری طور پر ایکشن لیا لیکن ہم ان سے پھر بھی گزارش کرتے ہیں کیونکہ سندھ میں ہمارے بلوجستان کے سٹوڈنٹس، یونیورسٹی اور ہمارے کاروباری حضرات زیادہ تر سندھ (کراچی) میں ہوتے ہیں ہم وزیر اعلیٰ سندھ سے اس اسمبلی کے توسط سے گزارش کرتے ہیں کہ آئندہ ایسی چیزیں جو سندھ میں ہوتی ہیں مہربانی کریں اس کا تدارک کریں مہربانی۔

**جناب سپیکر:** Thank you جی۔ Sardar Sanaullah on a point of order

**وزیر اعلیٰ ایئڈ جی اے ڈی:** جناب سپیکر! جustright سردار اسلام صاحب نے کہا چونکہ اس مسئلے پر ہمارے دوستوں نے کہا کہ ہم قرارداد لانا چاہتے ہیں لیکن بعد میں میں سمجھتا ہوں کہ جو اعلیٰ حکام ہیں انہوں نے جو پرسوں ہماری پر لیں کافی نہ ہوئی اس پر یہ realize کیا کہ یہ غلط ہوا ہے جناب سپیکر! 21 تاریخ کو آپ اس معزز ہاؤس کی چیئرمیٹر ہے تھے جیسے سردار صاحب نے کہا کہ ہم نے دیکھائی ٹوپر سلامٹ چل رہی ہے اور اس میں آپ کا نام اور آپ کے بھائی سردار صالح بھوتانی سابق نگران وزیر اعلیٰ رہے ہیں اور اس معزز ایوان میں 1975ء سے وہ منتخب ہوتے آرہے ہیں ان کا بھی نام ایف آئی آر میں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ سندھ حکومت اور فیڈرل گورنمنٹ دونوں نے اس مسئلے پر realize کر لیا ہے انہوں نے ان لوگوں کے خلاف ایکشن بھی لے لیا ہے تو میری آپ سے request ہے کہ اگر اسمبلی میں قرارداد لائیں گے تو وہ صوبے کیلئے ایک اچھا پیغام ہو گا تو میں اپنی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے آپ سے یہ request کرتا ہوں کہ آپ اس قرارداد کو ختم نہ کریں۔۔۔۔۔ مداخلت۔

**جناب سپکر:** جی سردار شاء اللہ صاحب ختم کریں پھر آپ۔ جی

**وزیر امیں اینڈ جی اے ڈی:** جو اعلیٰ حکام ہیں انہوں نے اس پر ایکشن لے لیا ہے اور یقین دہانی بھی کرادی ہے چیف منستر صاحب کو یقین دہانی کرائی ہے آپ کے ساتھ بھی بات کری ہے انہوں نے اس مسئلے پر غالباً آپ کو بھی یقین دہانی انہوں نے کرادی ہے اور ان کے خلاف ایکشن بھی لیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ چلنے دیا جائے اور میں یہ سمجھتا ہوں گورنمنٹ ایک دوسرے کے ساتھ بات کر لے تو بہتر ہو گا۔

**جناب سپکر:** ٹھیک ہے۔ نہیں سندھ گورنمنٹ نے یقیناً اس پر ایکشن لیا ہے ہم اس کے شکر گزار ہیں اور آپ لوگوں کے تعاون سے یہ ہوا ہے۔ جی باری صاحب!

**مولانا عبدالباری آغا (وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ):** سر! گزارش یہ ہے کہ اخباروں میں ہم پڑھتے ہیں ٹی وی تو ہمارے پاس نہیں ہے جو آپ کے اور آپ کے بڑے بھائی کے خلاف، یہ نہیں کہ میں آپ کے سامنے تعریف، سامنے تعریف کرنا اچھی بات نہیں اور آپ نے اپنے علاقے کو ہم دیکھ رہے ہیں بڑا اچھا cover کیا ہے اور ادھر آپ ایسے موقع پر جب اسمبلی چل رہی تھی اور آپ چیز کر رہے تھے تو انہوں نے ایف آئی آر اور پھر ٹی وی پر پی بھی چلائی تو سندھ گورنمنٹ کے ساتھ ہمارے صوبے کے کافی تعلقات اور چیزیں ہیں جیسے سردار صاحب ابھی وہ اٹھ کر چلے گئے کافی ہمارے تعلقات ہیں سندھ گورنمنٹ کے ساتھ حب ڈیم کا تقریباً 60% یا 70% پانی کراچی جا رہا ہے دوسرا اور بھی بتیں ہیں میں پچھلی دفعہ گیا تھا وہاں ایسپورٹ پر ہماری ایک محترمہ وزیر صاحبہ کھڑی تھیں کوئی ٹیکسی ڈھونڈ رہی تھیں تو میں بڑا پریشان ہو گیا کہ ایس اینڈ جی اے ڈی اور پر ٹو کول کا تو یہ تقاضا ہے کہ سندھ گورنمنٹ گاڑی کا تو وہ بتا رہی تھی میں نے حال احوال کیا خیر جو بندوبست ہو سکا میں نے کر لیا تو سندھ حکومت کے ساتھ باقاعدہ چیف سیکریٹری کی سطح پر یہ نہیں کہ انہوں نے مطلب ایف آئی آر واپس لینے سے وہ بری نہیں ہو سکتے سندھ اور آپ کے پورے خاندان کی بدنامی سمجھتا ہوں ایف آئی آر واپس لینے سے وہ بری نہیں ہو سکتے سندھ گورنمنٹ اور ان کے جو چیف منستر ہیں قائم علی شاہ صاحب وہ ہمارے دوست ہیں پرانے دوستوں میں سے ہیں لیکن جس نے ایف آئی آر آپ کے خلاف کٹوائی ہے انکے خلاف بھی ایف آئی آر کٹوائی چاہئے۔

**جناب سپکر:** ہوا بھی یہی ہے اسی کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی ہے۔

**وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ:** میرا بھی یہی تقاضا ہے اور پھر عام ایف آئی آر کی طرح نہیں اس کے

ساتھ دوسرا طریقہ بھی کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی زمرک صاحب!

**انجینئر زمرک خان (وزیر مال):** شکریہ جناب سپیکر! میں تو یہاں نہیں تھا لیکن ہم نے میں وی میں دیکھا تھا کہ آپ کے خلاف اور آپ کے بھائی کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمیں یقین نہیں آتا ہے کہ آپ کبھی ایسے غلط کام کریں گے آپ تو بہت اچھے انسان ہیں پیار محبت دینے والے انسان ہیں ہم اس کی نمٹ کرتے ہیں اور ان کے خلاف قرارداد بھی پیش کرنا چاہئے۔ ہم جناب! یہ بات کرتے ہیں کہ اس طرح کے تو بہت سے کیسز ہوتے ہیں اور میرے خلاف آٹھ کیسز درج ہوئے ہیں میں یہاں آفس میں بیٹھا ہوا تھا دس سال پہلے کی بات ہے جب قبائلی جگہڑے ہوتے ہیں تو یہ نام بڑوں کے دیتے ہیں۔ لا اینڈ آرڈر کی ٹیکسٹیں یا جوفورسز ہیں ان سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ پہلے اس چیز کو کنفرم کر لیں ٹھیک تنتیش کر لیں بعد میں ایف آئی آر درج کریں۔

**جناب سپیکر:** جی سردار صاحب!

**وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی:** جناب! میں زمرک خان کی بات کی تائید کروں گا۔ واقعی ایسا ہوتا ہے جب ہم پچھلی حکومت پرویز مشرف کے دور میں حزب اختلاف میں تھے تو اس طرح سے زمرک خان نے درست کہا ہے کہ میرے اوپر بطور چیف آف جھالاowan ہوتے ہوئے جس طرح میں اپنے پورے علاقے کا چیف ہوں میرے اوپر ایک ایس پی نے ایک 302 کا کیس بنایا اور بھی بہت سے کیسز ہوئے تھے تو آج یہ مسئلہ ہوا ہے۔

**جناب سپیکر:** یہ بلوجستان میں ہوا تھا سندھ میں تو نہیں ہوا تھا۔

**وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی:** نہیں جی یہ بلوجستان میں ہوا تھا اور زمرک خان پر بھی یہاں بلوجستان میں ہوا ہے تو قبائلی مسئلے ہوتے ہیں تو یہاں جس طرح آپ بیٹھے ہوئے ہیں ایک آدمی جا کر یہ کہہ دے کہ ثناء اللہ اس چیز میں ملوث ہے یا فلاں ہے یا اسلام بھوتانی صاحب اسمیں ملوث ہیں جیسے زمرک خان نے کہا ہے اس کی تحقیقات ہونی چاہئے۔ اس سے پہلے میں نے اپنی تقریر میں کئی دفعہ کہا ہے کہ جب خان قلات محراب خان کو شہید کیا گیا جب وہ اپنے قلعے سے باہر آئے اور اس کا دروازہ بند کیا انہوں نے کہا کہ انگریز ہمارے قلعے کے اندر گھسیں گے تو وہاں پر دہ ہو گا عورتوں کا پر دہ ہو گا پر دہ ٹوٹ جائے گا یہ بلوج مجھے لعنت ملامت کریں گے کہ خان اپنے قلعے میں ڈر کی وجہ سے گھسائے تو قلعہ چھوڑ کر انگریزوں کا

مقابلہ کیا اور اس پر اچانک حملہ ہوا تھا اور قبل ان کے پاس نہیں تھے لیکن وہ جوانمردی کے ساتھ لڑتے ہوئے اپنے قلعے کے باہر شہید ہوئے تھے اس کے بعد انگریز گئے اور بعد میں انہوں نے اپنے تھنک ٹینکس مغلوائے اور ان سے انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کیسے ہوا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ بلوج پر امن قوم ہیں پر امن قوم ہوتے ہوئے خان اپنے قلعے سے باہر آ کر ہمارے خلاف لڑا ہے تو پھر ان کے تھنک ٹینکس نے کہا کہ جو بلوج پشتون ہیں آپ ان کے کلپن کو کبھی نہ چھڑیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جیسے دوسرے مسائل کو جو دوسرا سٹم ہے تو اگر اس کو کسی پر زبردستی تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ یہ کہیں گے کہ زبردستی آپ اس کو اپنا لیں تو یہ نہیں ہو سکے گا۔ اس سے اور مسئلے مسائل جنم لیتے ہیں اگر کوئی ایس ایج او بیہاں میٹھا ہوا ہے تو میں کسی فورس کی مخالفت نہیں کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر! ہمارے پاس ڈاکو منٹس موجود ہیں خان آف قلات کے پاس ڈاکو منٹس ہیں اور وہاں جو چیف ہیں ان کے پاس ڈاکو منٹس موجود ہیں جیکب آباد سے لے کر قندھار تک۔ ان کا ایک بیس جیکب آباد میں تھا ایک بیس ڈیرہ غازی خان میں تھا ایک ان کا بیس قندھار کے نزدیک تھا بولان کے ذریعے وہ اپنی لا جٹک سپورٹ لے جاتے تھے ان کی تمام لا جٹک سپورٹ ٹرین کے ذریعے جاتے تھے جو آج تک ہم ان کی بچھائی ہوئی پڑی استعمال کر رہے ہیں اونٹوں کے ذریعے ٹھپوں کے ذریعے ان کی لا جٹک سپورٹ وہاں تک جاتی تھی کیونکہ انہوں نے روس کا راستہ روکنا تھا۔ عرض یہ ہے کہ سوال کا ان کا ہمارے ساتھ ایگر منٹ تھا ایک گولی بھی نہیں چلی ہے تاریخ اس کا گواہ ہے تو آج کیا وجہات ہیں کہ حالات خراب ہو رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے جیسے میرے بھائی زمرک خان نے کہا ہے جو بھی جائے جس کے پاس پیسے ہیں یا جو حکومت کا پڑو ہے یا کسی طریقے سے حکومت کا آدمی ہے جو بھی جا کر پرچہ دے دے یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ یہ شریف آدمی ہے یا کوئی بھی ہے یہ تو میں ایک کیس کی بات کر رہا ہوں ہمارے خلاف تو بہت سارے کیسز وزیر اعلیٰ کے خلاف میرے خلاف بہت سارے کیسز ایسے بنائے گئے ہیں پرسوں جیسے آپ کے ساتھ کیا گیا ہے آپ تو وہاں چیز کر رہے تھے اور کیس وہاں پر بنا دیا گیا ہے۔ اور ٹوی پر پٹی چلی کہ سپیکر بلوجستان اسمبلی نے بنفس نفیس آ کر خود تیل چھڑک کر ایک ٹرک کو جلا یا ہے۔ کیا آپ کو گورنر کا خصوصی جہاز ملا ہے آپ وہاں گئے ہیں اور جلدی سے پڑوں چھڑکا ہے اور آگ لگا کرو اپس آ گئے ہیں۔ تو اس قسم کی جب ملک میں حرکت ہوگی جناب! جب اس قسم کے حالات ہونگے جب بلوجستان اسمبلی کا سپیکر ایسے حالات سے محفوظ نہیں ہے تو ایک عام غریب آدمی کا کیا حال ہو گا۔ یہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس نظام کو

اس سسٹم کو بدلنے کی ضرورت ہے کسی نے یہ نہیں سوچا کہ اس وقت بلوجستان اسمبلی کا اجلاس چل رہا ہے پسیکر اجلاس میں بیٹھا ہوا ہے ان پر ایک پریشر تھا۔ جب ہم نے بات کی اور آپ نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اوپر سے جی پریشر ہے۔ اگر اوپر سے پریشر ہے اور آپ نے ایک جعلی کیس بنایا ہے تو fake کیس بناتے ہیں اسمیں تھوڑی بہت تو کوئی حقیقت ہو۔ اس میں وہ بھی نہیں ہے اور اس میں کچھ بھی نہیں دیکھا گیا ہے اس لئے ہم نے کہا ہے اس نظام کو اس سسٹم کو مکمل تبدیل کرنا چاہئے۔ شکریہ۔

**جناب پسیکر:** شکریہ جناب! زمرک خان کی بات ادھوری تھی وہ بات کر لیں بعد میں اور بات کریں گے۔ **وزیر مال:** جناب! میں نے اس میں یہ کہا ہے کہ جس وقت ایکشن ہوا تھا ایک کیس 302 کامیرے اور میرے انکل سرور خان مرحوم ”خدا ان کو بخشنے“ کے خلاف۔ پانچ مہینے تک میں جیل میں رہا تھا کہیں اور ہوا تھا اور میں کسی اور پولنگ ایشیشن پر تھا میں حقیقت کہتا ہوں کہ میں تھا بھی نہیں جو اس طرح کے کیسز ہوتے ہیں پہلے ذرا دیکھ لینا چاہئے۔ کہ آدمی وہاں موجود ہے اگر اس طرح سے ایک دوسرے کو دبانے کا ایک طریقہ کار ہے کہ کیس ایسے ہی بنایا جائے۔ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہوا تھا اس کی تقیش ہونی چاہئے۔ اس اسمبلی میں ایسی چیز لائی جائے کہ تقیش ہونے کے بعد کارروائی ہو۔ بعد میں ایف آئی آر درج ہواں لئے ہم لیویز نظام کی حمایت کرتے ہیں وہ علاقے کے لوگوں کو جانتے تھے پولیس والے تو جانتے بھی نہیں ہیں جا کر کسی اور کا نام لے لیں آپ کا نام لے لیں یہ تو نہیں جانتے ہیں۔ شکریہ۔

**جناب پسیکر:** شکریہ زمرک خان۔ سید احسان شاہ!

**سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت):** جناب! میں اس مسئلے پر اپنی رائے پہلے دے چکا تھا اور گزارش کر چکا تھا۔ میں جناب! ابھی صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ دیکھیں آپ اسی ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور آپ یہاں ہمارے سامنے بیٹھے ہیں اور اس اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں آپ کے خلاف کسی اور صوبے میں ایف آئی آر درج ہوتی ہے تو پھر اس اسمبلی کے دیگر ممبران کا تو خدا ہی حافظ ہے تو جناب والا! میں ایک گزارش کروں گا رائے دیتا ہوں کہ جس طرح قومی اسمبلی میں پسیکر اور سینٹ میں چیئر مین ان کے جتنے ممبران ہیں تو ان کی اجازت کے بغیر کسی ممبر کی گرفتاری نہیں ہو سکتی۔ یا کوئی بہت ہی سنگین مقدمہ ہو کوئی سنگین معاملہ ہو تو گرفتاری کے لئے کچھ ٹائم دیا جاتا ہے کہ دس گھنٹے ہیں بیس گھنٹے ہیں اس کے اندر پسیکر کو یا چیئر مین کو مطلع کرتے ہیں اور اس کی وجہ بھی بتاتے ہیں۔

تو جناب والا! میں آپ سے آج یہ رو لگ چاہوں گا کہ بلوچستان اسمبلی میں وہی طریقہ کار اپنا یا جائے اور اس ہاؤس کے جتنے معزز ممبران ہیں ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج ہوتی ہے یا کسی کی گرفتاری عمل میں لائی جاتی ہے تو اس کی اطلاع آپ کو دی جائے اور آپ سے اجازت لی جائے۔

جناب سپیکر: میں شاہ صاحب کی بات کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں جب یہ واقعہ ہوا آپ شاہ صاحب سردار صاحب سب کو یہ علم ہے کہ سب نے بڑا تعاون کیا وزیر اعلیٰ صاحب نے فوراً پر لیں کا نفرنس کی سندھ حکومت سے رابطہ کیا اس کے فوراً بعد مشیر داغلہ رحمن ملک کا فون آیا انہوں نے افسوس کا اظہار کیا وزیر داخلہ ڈاکٹر ذوالفقار مرزا وزیر قانون ایاز سومرو اور سندھ کے وزیر اعلیٰ نے ہمارے وزیر اعلیٰ اسلام رئیسانی سے بات کی۔ ہمارے گورنر نے سندھ کے گورنر سے بات کی تو یہ آپ سب لوگوں کی جو یک جھتی تھی اور یہ ایک موقف تھا تو سندھ کے مشیر داغلہ نے مجھے بتایا جیسے آپ فرم رہے ہیں کہ کسی ممبر کو دوران اجلاس گرفتار نہیں کیا جا سکتا ہے یہ چاروں اسمبلیوں کے لئے لاگو ہے بینٹ اور قومی اسمبلی میں بھی ہے رحمن ملک نے جو مجھ سے بات کی اور ٹیلی ویژن پر بات کی کہ دوران اجلاس کسی ممبر کو چاہے وہ صوبائی اسمبلی کا ہو یا پارلیمنٹ کا اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اور میں حیران ہوں کہ سپیکر کے خلاف کیوں کیا ہے اور میں شکر گزار ہوں رحمن ملک کا۔ سندھ گورنمنٹ کا کہ انہوں نے فوراً اس ایس ایچ او کو معطل کیا ایک ایس ایس پی جو اس کیس میں آ لے کار بنا تھا اس کو معطل کیا اس کے خلاف ایف آئی آر درج کی اور یہ جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس میں رو لگ کی ضرورت نہیں ہے اور فیدرل گورنمنٹ نے بھی اس چیز کو محسوس کیا ہے کہ یہ غلطی تھی۔ میں تو آپ کا سی ایم صاحب کا تمام لوگوں کا بیشمول سندھ گورنمنٹ مشیر داغلہ فیدرل گورنمنٹ سب کا شکر گزار ہوں۔ اور مجھے وزیر داخلہ سندھ گورنمنٹ نے بھی کہا ہے کہ صدر صاحب نے بار بار پوچھا ہے انہوں نے بھی نا راضگی کا اظہار کیا ہے کہ سپیکر کے خلاف یہ کیوں ہوا ہے میں پورے ہاؤس کے جذبات اور احساسات کا سب کا شکر گزار ہوں۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: جی راحیلہ صاحبہ!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پر اسکیوشن ڈیپارٹمنٹ): جناب سپیکر! جیسے کے میں نے پہلے کہا ہے کہ ہم اس کی پر زور نہ ملت کرتے ہیں لیکن میں اس کے متعلق یہ تجویز دینا چاہتی تھی کہ یہ اتنی خطرناک پریکٹس ہے کہ اگر ہاؤس کا کسٹوڈین محفوظ نہیں ہے تو کسی وقت بھی کوئی اور ممبر اس کا نشانہ بن سکتا ہے۔ جب بھی کوئی ممبر بنتا ہے تو اس کی بہت سی clearances ہوتی ہے کئی چیزیں اس کی دیکھی جاتی ہیں اسے بعد

میں بڑا عزت کا مقام دیا جاتا ہے تو جناب والا ! جیسے احسان شاہ صاحب نے کہا یہ سب کو معلوم ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ کتنی حد تک یہ پولیس کو معلوم ہے۔ یعنی کسی بھی ایس ایج اور کوئی اتنا بڑا اختیار ہے اور بعد میں چاہے یہ کہہ دے کہ غلطی ہو گئی ہے کسی کی عزت اچھال دو اور بعد میں آ کر یہ کہہ دے کہ جناب غلطی ہو گئی ہے تو جناب یہ بہت serious معاملہ ہے۔

**جناب سپیکر:** آپ کی بات صحیح ہے awareness ہونی چاہئے۔

**وزیر پراسکیو شن ڈیپارٹمنٹ:** جناب! اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے ہمارے جتنے ممبر ان ہیں ان کے متعلق تمام ایس ایج اور کوآئی جی کو بتائیں کہ ان کے خلاف کا رروائی سوچ کر کی جائے۔ کسی کو پتہ نہیں ہے گھر میں ٹیلی ویژن لگا کر دیکھے کہ اس کے خلاف مقدمہ درج ہے۔ جناب! آپ ان کو بتائیں جیسے سردار شاء اللہ خان نے کہا ہے کل کوئی خداخواستہ اور بڑا کیس ہو جاتا ہے تو سپیکر صاحب کے نوٹس میں ہو۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جی صادق صاحب!

**میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات):** جناب سپیکر صاحب! میں اس سلسلے میں آپ اور آپ کے بھائی قبل احترام ہیں بلوجستان کے ہر طبقہ فکر میں۔ جہاں تک آپ کے خلاف ایف آئی آر کا تعلق ہے یہ قابلِ نہمت ہے۔ اس سلسلے میں وزیر داخلہ نے مجھ سے بھی بات کی تھی جب میں ملتان میں تھا۔ انہوں نے جو کچھ کہا بہتر کہا تھا لیکن اس مسئلے کے دو پہلو ہیں۔ میں ایک عرض کرتا چلوں آپ کو کہ دل کھول کر بخشش کرنے سے معاشرے میں انسان کو عزت اور وقار ملتی ہے۔ ریاستیں اور حکومتیں خبرگیری سے چلتی ہیں۔ غور اور فکر کرنے سے آدمی کو حق اور کامیابی کی راہ نظر آتی ہے۔ سچائی کامیابی کا سبب اور جھوٹ رُسوائی کا سبب بنتی ہے۔ عدل برابری اور انصاف کا نام ہے۔ استحقامت میں سلامتی ہے۔ اور براہی میں ندامت ہے۔ عدل نہ کرنا مانند ہے موت کی۔ سچائی ہمیشہ امانت ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اپنی جگہ۔ پورے ایوان کی آپ کے ساتھ ہمدردیاں ہیں۔

**جناب سپیکر:** شکریہ۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنے لوگوں کے ساتھ بھی ہمدردی اور انصاف کرنی چاہیئے جناب سپیکر! اس واقعہ کا جہاں تک تعلق ہے گوٹھ لوئی تحصیل ڈریجی میں ایک نادر اکی ٹیم جا رہی تھی، کم از کم وہاں کے لوگوں کو شناختی کا روڈ بنانے کا حق بھی دینا آپ کے فرائض میں شامل ہے

کہ کم از کم اگر کوئی اور آدمی ایک ٹیم لے جاتا ہے وہاں پر لوگ resist کرتے ہیں نہیں چھوڑتے ہیں بحیثیت ایک سربراہ ایک قوم ایک ذمہ دار کے آپ پر یہ بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ شناختی کارڈ بنانے کا حق بھی وہاں کے لوگوں کو ملنا چاہیے۔ شکریہ جناب!

**جناب سپیکر:** میں نے خود نادرا والوں سے گزارش کی ہے کہ ہمیں موہالل ٹیم دی جائے۔ اور وہاں کا ناظم اس آدمی کو verify کرے۔ آپ پوچھ سکتے ہیں جو نادرا کے الہکاران ہیں۔ صرف میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں۔ جان علی صاحب! آپ and then ڈاکٹر رقیہ صاحب۔

**جناب جان علی چلگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن):** شکریہ جناب سپیکر صاحب! قانون سے کوئی بالاتر نہیں چاہے وہ پریزیڈنٹ صاحب ہوں یا کہ کوئی عام شہری یقیناً پولیس کا کام ہے قانون کی حفاظت کرنا اور عوام کی جان و مال کی حفاظت کرنا۔ مگر بدقتی سے ہمارے ہاں پاکستان ایک پولیس اسٹیٹ بن چکا ہے یہاں پولیس اپنے اختیارات سے ہمیشہ تجاوز کرتی ہے۔ پچھلے دنوں جو واقعہ ہوا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک سابق وزیر اعلیٰ یا موجودہ سپیکر کے ساتھ ہوا ہے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بلوجستان کی شان کے خلاف ہے۔ ایک ایسی شخصیات کے خلاف بغیر تفتیش کے ایف آئی آر درج کرنا میں سمجھتا ہوں یہ بلوجستان کے عوام کے ساتھ نا انصافی ہے گو کہ آبادی کے لحاظ سے ہمارا صوبہ سب سے چھوٹا ہے مگر ہمارا بھی اُتنا ہی حق ہے جتنا کہ پنجاب، سندھ اور سرحد کا ہے۔ لہذا میں اس ایوان کے توسط سے اُن تمام واقعات کی مذمت کرتا ہوں اور اُن تمام شخصیات کا جنہوں نے اس واقعے میں آپ کے ساتھ تعاون کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے میں اُن کا بھی مشکور و منون ہوں۔

**جناب سپیکر:** Thank you. جی ڈاکٹر صاحب! You will be the last speaker. آپ بات کریں۔ ڈپٹی سپیکر صاحب بات کریں。 Then you will be the last. جی ڈپٹی سپیکر صاحب!

**مولوی مطیع اللہ آغا (ڈپٹی سپیکر):** جناب سپیکر! ہمارے بڑے بھائی جناب صالح بھوتانی صاحب کے خلاف جو چھوٹا مقدمہ درج کیا گیا ہے ہم اُس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ اور اپنی پارٹی کی طرف سے بھی اس کی مذمت کرتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** Thank you. ڈپٹی سپیکر: اور ساتھ ہم چیف منسٹر بلوجستان نواب محمد اسلم ریسنسانی صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں

نے فی الوقت اس پر stand لے لیا۔

جناب سپیکر: You are the last speaker on this subject. Thank you.

محترمہ روپینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: لاے منسٹر! دو گھنٹے کی بحث ہے اُس میں آپ جتنا کہنا چاہیں کہیں۔

**Minister Law & Parliamentary Affairs:** Sir just for five minutes after doctor sahiba .

**Mr . Speaker:** Five minutes are too long , we have the prayer

time and جی منسٹر آئی پی سی!

محترمہ رقیہ ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ): جناب سپیکر! جس طرح ہمارے سپیکر جناب اسلم بھوتانی صاحب جس کو پورے ایوان نے منتخب کر کے اس مندِ گرسی پر بھایا ہے یہ attack صرف اسلام بھوتانی صاحب پر نہیں ہوا ہے یہ تقریباً تمام ممبر ان اسمبلی اس کی لپیٹ میں ہیں۔ تو میں اس کی پُر زور الفاظ میں نذمت کرتی ہوں۔ اور میں حکومتِ سندھ کی شکرگزار ہوں اور وزیر اعلیٰ اور گورنر صاحب کی بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے بروقت کارروائی کر کے اس اہم مسئلے پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے اور میں اس ایوان سے گزارش کروں گی کہ آئندہ اس قسم کے جو معزز اسمبلی کے ممبران کے علاوہ اگر ایک عام شہری پر بھی ناقص ہوتا ہے تو اس پر کارروائی ہونی چاہیئے۔ بہت شکر یہ۔

جناب سپیکر: شکر یہ روپینہ صاحب! میرے خیال میں ابھی اس کو، یہ تو پوائنٹس تھے۔ ابھی دو گھنٹے کی باضابطہ بحث ہے تحریک التواء نمبر 2 پر۔ پی آئی اے میں بلوچستان کے کوڈے سے متعلق۔ جعفر خان مندوخیل کی تحریک التواء جو دو گھنٹے بحث کے لئے منظور ہوئی تھی، جعفر صاحب تو نہیں ہیں تو کون اس پر آغاز کرے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! پوائنٹ آف آرڈر۔

**Mr . Speaker:** Sadiq Sahib is on point of order .

وزیر مواصلات و تعمیرات: معزز رکن اسمبلی جناب جعفر مندوخیل صاحب نہیں ہیں تو ہندا ان کی موجودگی میں اس تحریک پر بحث ہونی چاہیئے۔

**جناب پسکر:** لاءِ نفشر رائے دیں۔ لاءِ نفشر سے رائے لے لیں۔ جی لاءِ نفشر صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور:** جناب پسکر! اب یہ ہاؤس کی property ہے اس پر بحث ہونی چاہیے کیونکہ سب بیٹھے ہوئے ہیں۔

**جناب پسکر:** صادق صاحب! یہ اس طرح ہے تھوڑا سا میں اس کا آپ کو ضابطہ بتا دوں۔ جب یہ ہاؤس نے adopt کر لیا تو گھنٹے بحث کے لئے تو اب یہ ہاؤس کی property ہے اگر ہاؤس or should I put it for vote? کہ بحث کریں گے؟ صادق صاحب! کیا رائے ہے؟ کیونکہ ابھی ہاؤس کی property ہے اب ہاؤس کی اجازت سے اس پر بحث ہوگی۔

**وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی:** جناب پسکر صاحب!

**جناب پسکر:** جی سردار صاحب! بحث کا آغاز کریں۔ سردار صاحب کے بعد پھر زمرک صاحب بولیں گے۔

**وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی:** شکریہ جناب پسکر! زمرک بھائی پہلے میں بات کر لوں پھر آپ بات کریں۔ جناب پسکر! اس پر پہلے بھی بات ہو چکی ہے اُس دن بھی ہم نے اس پر بڑی تفصیل بحث کی۔ لاءِ نفشر صاحب کو پتہ ہو گا پتہ نہیں کتنے دو گھنٹے شاید ہم نے اس پر پہلے بحث کی ہے اور یہ ہاؤس کی ویسے بھی property تو بن چکی ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ جس طرح جعفر صاحب نے کہا کہ اس میں جو ہمارا فیڈرل کوٹہ ہے اُس کے علاوہ جناب پسکر صاحب! ہمارے معزز ارکین یہاں بیٹھے ہوئے ہیں مختلف علاقوں سے remote علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں سے احسان شاہ صاحب منتخب ہو کے آئے ہیں وہ کوئی میرے خیال میں تقریباً آٹھ سو کلو میٹر ہے۔ اسی طرح آپ حب سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی میرے خیال میں سات سو آٹھ سو کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ ہمارا بھی تین چار سو کلو میٹر کا فاصلہ بنتا ہے گوکہ ہم پتچ میں آتے ہیں۔ باقی پشتوں ایریا کا ہے ثوب ہے لورالائی ہے مکران کے ہمارے دوست ہیں دالبندین چاغی کے ہمارے دوست ہیں تو میں سمجھتا ہوں جناب پسکر! اس پر ہمیں سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہیے۔ اور دیکھیں جب ہم احساسِ محرومی کی بات کرتے ہیں تو انہی چیزوں سے جناب پسکر! احساسِ محرومی پیدا ہوتی ہے۔ اب صرف ایک flight آپ چلاتے ہیں نصیر آباد کی میں بات کروں گا شاید اُس کے نزدیک کوئی ایئر پورٹ نہیں ہے لیکن جیکب آباد ایئر پورٹ اُس کو نزدیک پڑتا ہے۔ سکھرا اور لاڑکانہ اُس

کو نزدیک پڑتا ہے کوئہ ہمارا capital ہے جناب سپیکر! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئہ کیلئے یہاں سے unanimously ہمیں ایک یا اس پر ہم دوبارہ بحث کریں یا اسی قرارداد کو ہمیں unanimously پاس کرنا چاہیے۔ اور ہمیں پی آئی اے والوں کو جس طرح سوئی گیس سے پی پی ایل سے ہمارے لوگوں نکالا گیا تھا۔ جس پر ہم نے stand لیا وہ اللہ کے فضل سے اللہ کی مہربانی سے ہم سب دوستوں کی مہربانی سے وہ بحال ہوئے اور کام کر رہے ہیں۔ تو یہ بھی اُسی قسم کا serious مسئلہ ہے۔ احسان شاہ صاحب اگر تربت جانا چاہیں تو پہلے وہ یہاں سے کراچی جاتے ہیں اُن کا لٹک کا خرچ پھر وہاں سے دو تین دن وہ انتظار کرتے ہیں کیونکہ وہاں سے فلاٹس نہیں چلتی ہیں۔ پھر وہاں دو تین دن انتظار کرنے کے بعد وہ اپنے حلقے میں چلے جاتے ہیں۔ تو جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی ہے بلوجستان کے ساتھ جناب! میں معزز ارکین کے حوالے سے اپنے حوالے سے نہیں میں run way throught out Balochistan ہمارے پاس گا کہ ہمارے پاس گا

بیں۔ گودار میں ہے۔ پسندی میں ہے۔ جناب سپیکر! پلیز مجھے سُن لیں۔

**جناب سپیکر:** ڈپٹی سپیکر صاحب اب آگئے ہیں اُن کے آداب ہیں نا۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: تھوڑی دیر کے بعد آپ پھر آ جائیں۔

**جناب سپیکر:** لیکن آداب ہیں نا اُن کے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: تو رولنگ ڈپٹی سپیکر صاحب اس پر دیں گے۔ تو جناب سپیکر صاحب! آپ کی مختصر اجازت سے میں یہ کہوں گا کہ جہاں ایئر پورٹ ہیں unanimously اس قرارداد کو پاس کیا جائے اور پی آئی اے کویہ کہا جائے کہ اگر دلہنڈ یا میں ایئر پورٹ ہے وہاں سے فلاٹس کوئہ کے لئے چلانی جائیں۔ خضدار سے کوئہ کے لئے فلاٹس چلانی جائیں۔ ثواب میں اگر ایئر پورٹ ہے تو ثواب سے چلانی جائیں۔ لورالائی میں اگر ایئر پورٹ ہے وہاں سے کوئہ کے لئے فلاٹس چلانی جائیں کیونکہ یہ ہمارا capital ہے ہمارے لوگوں کے مسئلے مسائل ہیں۔ بہت سے ہمارے لوگ ہیں جو afford کر سکتے ہیں جہاز میں سفر کر سکتے ہیں۔ اب میں یہ نہیں کہوں گا پھر میں پنجاب کا نام لوں گا پھر لوگ کہیں گے یہ تعصب کی بات کر رہے ہیں۔ میں تعصب کی بات نہیں کروں گا۔ لیکن پنجاب کا فاصلہ جناب سپیکر! ایسا ہے وہاں آپ آدھے گھنٹے میں ڈیڑھ گھنٹے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتے ہیں لیکن وہاں پر بھی فلاٹس چل رہی ہیں۔ آپ ایک گھنٹے دو گھنٹے میں پہنچ سکتے ہیں لیکن وہاں پر بھی دن میں

دو دو فلاٹس چلتی ہیں اور یہاں پر میں نے جیسے ژوب اور لورالائی کی بات کی احسان شاہ صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر احسان شاہ صاحب by road آنا چاہیں یہاں پر ان کو آنے میں کم از کم دو دن تو لگیں گے۔ تو یہ سراسر زیادتی ہے اور پی آئی اے والوں کو تنبیہ کرنی چاہیئے کہ بھی جہاں جہاں ایئرپورٹ ہیں فرض کریں خضدار میں ہے ژوب میں ہے جیکب آباد میں اگر ایئرپورٹ ہے تو وہاں سے کوئی کے لئے daily basis پر فلاٹس چلاتی جائیں۔ جس طرح daily flights چلتی ہیں۔ یہ نہیں کہ بھی ہفتے میں ایک فلاٹ ہو۔ پھر ہم انتظار کرتے رہیں کہ بھی ہفتے میں ایک فلاٹ ہوگی اس میں سیٹیں ملیں گی یا نہیں۔ اور جناب پیکر! ہمارا حق بتا ہے گوہ ہماری آبادی کم ہے لیکن رقبے کے لحاظ سے 43.5% ہمارا رقبہ ہے ہم بہت بڑے صوبے کے رہنے والے لوگ ہیں اور ہمارے remote علاقے ہیں ان میں روڈزنہیں ہیں جانے کے لئے سہولت نہیں ہے۔ ہماری جو main آرسی ڈی ہائی وے ہے یا جو ہماری ہائی ویز ہیں جن کی میں بات کروں گا ان کی حالت یہ ہے جناب پیکر! اگر آپ ان پر ایک دن سفر کر لیں تو دو دن تک میرے خیال میں آپ اپنی bed سے اٹھنہیں سکیں گے۔ تو میری request یہی تھی میرا کہنے کا مطلب یہی تھا کہ یہ بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے اور پی آئی اے والوں کو کہنا چاہیئے کہ انہوں نے نئے ابھی فوکر طیارے لیئے ہیں جن کو ATR کہتے ہیں اگر ان کے پاس بونگ طیارے نہیں ہیں بلکہ ہیں وہ پرانے ہیں ان کو وہ کہیں اور چلاتے ہیں اسلام آباد کے روٹ پر لیکن جو طیارے انہوں نے لے لیئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی کے لئے daily ATR ان کو جہاں جہاں ایئرپورٹ ہیں وہاں پر daily flights ہونی چاہیں۔ شکریہ جناب پیکر!

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر صدارت کی گرفتی پر ممکن ہوئے)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی زمرک خان!

**انجینئر زمرک خان (وزیر مال):** جناب سپیکر! پاکستان میں جب کوئی بھر ان آتا ہے تو اس کا زور بلوجستان کے عوام سے نکلا جاتا ہے ایک تو ہمارا جو سکالر شپ ہے پی آئی اے میں، جو کوٹہ ریلوے میں ہے پی ٹی سی ایل میں واپڈا میں اور کارپورشن جیسے سوئی اور رسول ایوی ایشن ہیں یہاں پر تو ہمیں بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہمارے سکالر شپ پر جو بھی لوگ جاتے ہیں یا جو بھی سٹوڈنٹس جاتے ہیں تو وہ اسلام سے ہی جاتے ہیں ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ پی آئی اے میں تو یہاں تک ہے کہ میں آپ کو بتا دوں کہ ہمارے ایک جانے والا تھا اُس نے foreign کے لئے انڑو یو دیا تھا۔

جب ہم ان کی سفارش کرنے کے لئے گئے کسی کو بتایا کہ جی ہمارے بلوچستان سے بھی ایک بندہ کو آپ باہر بھیج دیں۔ کہا گیا کہ جی آپ تو نالائق ہو۔ بابا ہم کیسے نالائق ہیں؟ نالائق تو ہم نہیں ہیں۔ ہم بلوچ پشتون یہاں سے ہماری تاریخ آپ تین سو سال پانچ سو سال پیچھے جائیں۔ ہم نے جو تاریخ رقم کی ہے یہ نہیں ہے کہ ہمارے جو لوگ حکمرانی کرتے تھے انہوں نے ڈگریاں حاصل کی تھیں انہوں نے پی اتیج ڈی کیا تھا نہیں صرف بات آج کل اس طرح ہے کہ آپ نے وہاں پر اپنی سن کا لج بنا کیا ہوا ہے آپ نے لارنس کا لج بنا کیا ہوا ہے۔ یہاں پر ہمارے پاس کیا ہے پھر آپ ہمیں جاہل سمجھتے ہو۔ اور یہاں پی آئی اے میں پوستیں تو کیا ہمیں وہاں انٹرویو کے لئے نہیں چھوڑتے ہے۔ دوسری بات آپ دیکھیں یہاں پر ایئر بلیو چل رہا تھا اس کو انہوں نے بند کر دیا کیوں بند کر دیا؟ کہتے ہیں competition نہیں ہے بلوچستان کے عوام سے۔ میں یہی کہہ رہا ہوں ظلم یہ ہے آپ دیکھ لیں ہمارے لاہور سے کراچی تک جو flight duration ہے fare low جو وہاں پر کرایہ ہے وہ چھ ہزار نوے اور وہاں کی distance ایک گھنٹہ پینٹا لیس منٹ ہے۔ وہ چھ ہزار نوے روپے لیتے ہیں اور اسلام آباد سے کراچی تک جو کرایہ ہے fare low وہ چھ ہزار دوسو بیس روپے ہے اور flight duration ایک گھنٹہ پچھنچ منٹ ہے۔ اور کوئی سے کراچی تک ایک گھنٹہ دس منٹ ہے اور ہم سے آٹھ ہزار نو سو نوے روپے لیتے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے بلوچستان کے عوام سے ان کو ملتا ہے جو ہم سے یہ پوچھتے ہیں سب کچھ۔ کہتے ہیں آبادی کم ہے لیکن اتنے بڑے رقبے پر ہم جو مسلط ہیں۔ پاکستان کو چلاتا ہی بلوچستان ہے ساری minerals یہاں سے نکلتی ہیں سوئی گیس یہاں سے نکلتی ہے۔ یہاں جو بھی آپ copper کو لے لیں پورے پاکستان کو بلوچستان ہی چلاتا ہے۔ لیکن اس غریب عوام کے ساتھ یہ لوگ جو روؤیہ رکھتے ہیں وہ بہت افسوسناک ہے۔ ان کو بلانا چاہیے پہلے تو ان سے یہ پوچھنا چاہیے کہ آپ لوگوں نے ایئر بلیو کو کیوں بند کر دیا یہ competition نہیں ہے دس ہزار کرایہ لے رہے ہیں بلوچستان کے عوام سے۔ اور یہاں سے ٹوب سے ڈیرہ اسماعیل خان سے جو فلاٹ چلتی تھی اُس کو انہوں نے بند کر دیا۔ ملتان تک چلتی تھی اُس کو بند کر دیا۔ یہاں سے پشاور تک فلاٹ چلتی تھی اُس کو بند کر دیا۔ بھی آپ عوام کو کچھ ریلیف تو دے دیں آپ کو جب فائدہ ہوگا تو آپ بلوچستان کے عوام کو یاد رکھتے ہیں جب آپ کو نقصان ہونے کا خدشہ ہوتا آپ ان کو بھول جاتے ہیں۔ بابا آپ کو نقصان ہے تو ہمیں فائدہ کون پہنچائے گا۔ حکومت ہی پہنچائے گی۔ یہاں کار پوریشنز ہیں پی آئی اے یاریلوے ہے۔ ریلوے کے بارے میں آپ کو بتاتا چلوں جو

ایرکنڈیشن سلپر تھے ان کو بند کر دیا گیا میری فستر سے بھی بات ہوئی وہ ہماری پارٹی سے ہیں غلام محمد بلور صاحب کیونکہ بند کرتے ہیں جی۔ جو کوئی ایکسپریس چلتی ہے پہلے چلتی ایکسپریس تھی اس کو بند کر دیا گیا اسکے سارے ڈبوں کو ختم کر دیا گیا۔ جی یہ ڈشٹرکٹ کی وجہ سے تباہ ہو گئی۔ تباہ تو ہو گئی کون اس کو بنائے گا میں بناؤں گا۔ جوار بول روپے آپ سالانہ کماتے ہیں یا آپ بناؤ گے۔ ہمارے عوام کو تو اتنے تک بھی ریلیف نہیں دیتے کہ ہماری یہ ٹرین کو چلا�ا جائے اور ہمیں سہولت دی جائے۔ لوگ پریشانی کے باحث سفر نہیں کر سکتے۔ پی آئی اے کا کرایہ آسمانوں سے باقیں کر رہا ہے۔ پہلے تو میں اس معزز ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس پر بیٹھ کر ہم خود پہلے پی آئی اے کے جزل میجر سے پوچھا جائے پھر ان کے ایم ڈی سے کہ آپ یہ کیوں کرتے ہو۔ میں نے خود یہ پی آئی اے آفس سے اٹھا کر لایا ہوں اسلام آباد جو کہ دو گھنٹے کی فلاٹ ہے وہاں چھ ہزار روپے کرایہ لیتے ہیں۔ جبکہ ہماری ایک گھنٹے کی فلاٹ ہے کراچی تک ہم سے نو ہزار روپے لیتے ہیں اتنا ظلم تو نہیں ہونا چاہیے۔ پھر کہتے کہ آپ جاہل ہیں۔ ہماری بہن رو بینہ عرفان نے کہا تھا۔ تعلیم کا تو یہی حشر ہے جس طرح پھر ہمیں پسمندہ رکھتے ہیں۔ ہم میں سے کچھ خاندان تو ہو سکتے ہیں جو اپنے بچوں کو اپنی سن کالج میں پڑھائیں۔ لیکن ہمارے غریب لوگ تو نہیں پڑھاسکتے ہیں ان کو کون پڑھائے گا۔ ہمارے لئے انہوں نے کوئی کالج بنایا؟ ہمارے لئے کوئی یونیورسٹی بنائی؟ ہمارے لئے اس طرح کالج بنائیں جس طرح انہوں نے اپنے لئے آسائش جو باہر بھیج سکتے انگلینڈ میں پڑھاسکتے ہیں پھر لا کر CSS کے امتحان میں بیٹھا لیتے ہیں کہ جی مقابلہ کرو۔ پھر ہم کس طرح مقابلہ کریں گے۔ مقابلہ تو ٹھیک ہے ساری سیٹیں آپ لے جاؤ گے اسکالر شپ بھی آپ لے جائیں گے پھر کہتے ہیں جی بلوجستان کے لوگ نالحق ہیں۔ میں اس کی پر زور مذمت کرتا ہوں اور پورے عوام سے request کرتا ہوں کہ اس پر اپنی تجویز دے دیں اور ان کو سامنے لائیں۔ ان کو بلا کر آپ خود سلپر صاحب! اس کی تحقیقات کرائیں بڑی مہربانی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی عین اللہ مسٹر صاحب!

**جناب عین اللہ مسٹر (وزیر صحت):** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ یہ تحریک التواہ جو دو گھنٹے بحث کے لئے منظور ہو چکی ہے۔ اس میں صرف PIA یا اس کے ملازمین کا معاملہ نہیں ہے۔ بلوجستان میں وفاق کے جتنے بھی محکمے ہیں اسی طرح کا سلوک اور رویہ رکھتے ہیں۔ میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو فیڈرل محکمے ہیں گیس، بجلی، ریلوے کوئی بھی کارپوریشن بلوجستان میں اپنا ہیڈکوارٹر نہیں رکھتی ہے۔ واپڈا کا

ہیڈکوارٹر کہاں ہے؟ گیس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے؟ مواصلات کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے؟ پی آئی اے کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے؟ کیا بلوچستان پاکستان کا حصہ نہیں ہے کیا وہ کسی کارپوریشن پر یہ حق نہیں رکھتا ہے کہ وہ اپنا ہیڈکوارٹر بلوچستان میں کھول دے۔ بلکہ میں یہ بتا دوں کہ ہمارا جو پاسپورٹ آفس ہے وہ مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یعنی وفاق اتنا بھی نہیں کرتا کہ اپنے اس ڈیپارٹمنٹ کے دفتر کے لئے زمین کا گلزار اخیر یہ لے اور اس پر ایک عمارت تعمیر کرے اور وہاں پر اپنے آفیسر کو مستقل طور پر بٹھا دے۔ تو اس طرح کی چیزوں کو ہم اپنے ساتھ انتیازی سلوک سمجھتے ہیں۔ اور میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس پر روونگ دیں اور وفاق سے مطالبہ کریں کہ بلوچستان میں، جتنی بھی کارپوریشن ہیں اگر ان کے ہیڈکوارٹر لاہور میں ہے کراچی میں ہے پنڈی میں ہے پشاور میں ہے تو ہمارا بھی حق بتا ہے کہ ایک دو کارپوریشن کے ہیڈکوارٹر کوئی نہیں میں بھی بنائے جائیں اور جتنے بھی محکمے ہیں ان میں پستیج کے مطابق ہمیں ملازمتیں دی جائیں۔ اور اس پر اس سال عملدرآمد ہونا چاہیے۔ جزاک اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترم!

**وزیر بین الصوبائی رابطہ:** میں آپ کے توسط سے ایوان کو بتانا چاہوگی کہ پچھلی حکومت مشرف کی حکومت کہیں، کے دور میں سردار یار محمد رند کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی تھی۔ جو جعفر مندوخیل صاحب نے فیڈرل کارپوریشن میں بلوچستان کی نمائندگی یا Jobs کے کوئے کے حوالے سے ایک جامع رپورٹ تیار کی ہے تو برائے مہربانی اس رپورٹ کو اور بلوچستان کمیٹی کی رپورٹ میں تمام سفارشات موجود ہیں۔ اگر وہ رپورٹ سامنے لائی جائے اور اس پر عملدرآمد کیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئیگی۔ بلکہ فیڈرل حکومت سے مطالبہ کریں کہ پچھلی حکومت نے جو کمیٹی سفارشات مرتب کی تھیں ان سفارشات پر عمل درآمد کر کے ہمارے بلوچستان کے حصے کی چیزیں ہمیں دے دی جائیں شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

**محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پرنسپیلوں ڈیپارٹمنٹ):** جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم نویعت کا مسئلہ ہے۔ اس وقت تمام معززین نے اپنی رائے دی ہے۔ میں بھی اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں بلوچستان کمیٹیشن کے حوالے سے انتہائی پسماندہ ہے۔ ہمارا بلوچستان کا جو راستہ ہے وہ دونوں طرف بہت زیادہ ٹائم لیتا ہے۔ اور سڑکوں کا حال سب کے سامنے ہے اگر کوئی شادی یا موت کسی دوسرے صوبے میں

ہوتی ہے۔ اگر ہم سے فلاٹ چلی جائے تو ہم اس رسم میں شامل نہیں ہو سکتے ہیں ہمارے پاس صرف ڈیلی ایک فلاٹ ہے۔ اور اس کی ٹائمنگ بھی اس طرح ہے کہ خدا کی پناہ اگر وہاں اسلام آباد سے چلانا ہے تو صبح سات بجے۔ کراچی سے بیٹھنا ہے تو صبح چھ بجے ائیر پورٹ پہنچنا ہے۔ اور ایک فلاٹ ہے دونوں جگہ پر جانے کے لئے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس وقت جو فلاٹس ان کی تعداد بڑھادی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس روٹ پر مسافرنہیں ہیں اور میں دیکھتی ہوں ائیر پورٹ پر لوگ لٹر رہے ہوتے ہیں سیٹوں کے اوپر کہ جی ہمارے پاس سیٹ نہیں ہمیں سیٹ دی جائے۔ تو سب سے پہلے ان کی تعداد بڑھادی جائے دوسری بات اس میں competition نہیں جیسے کہ زمرک صاحب نے کہا پہلے ائیر بلیو چلتا تھا جس کا کراچی کم ہوتا تھا۔ PIA نے یہ کہا کہ جی پیٹرول کی قیمتیں آسان سے با تین کرہی ہیں ہم بھی قیمتیں بڑھادیں گے۔ جب پیٹرول کی قیمت بڑھتی تھی تو کراچی بڑھ جاتا تھا۔ ہر کیونکیشن میں ریلوے میں ہر جگہ پیکن جب قیمتیں کم ہوتی ہیں تو نے کہیں نہیں دیکھا کہ کسی نے خیرگاہی طور پر قیمتیں کم کر دی ہوں ہم تو منظرز ہیں ایم پی اے ہیں۔ ممبرز ہیں۔ کوئی مراعات ہو گئی کہ ہمارا کوئی کراچی دے دیتا ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ اس وقت پی آئی اے کا کراچی دس ہزار کوٹھ کریں گا۔ اس کو ایک عام آدمی afford کر سکتا ہے؟ تو میں سمجھتی ہوں کہ ان کرایوں کو اگر پیٹرول کی قیمتیں بھی کم ہو گئی ہیں اور routes کے حساب سے بھی کہ پہلے اسلام آباد کا کراچی کچھ اور تھا اور کراچی کا کراچی کچھ اور۔ اب انہوں نے پورے پاکستان میں ایک ہی کراچی لیں رہے ہیں آپ تربت جارہے ہیں کراچی ایک دے رہے ہیں۔ تو یہ انتہا سے زیادہ نا انصافی ہے پوری دنیا میں یہ ہوتا ہے پیکچر زدیے جاتے ہیں۔ winter پیکچر زدیے جاتے ہیں summer پیکچر زدیے جاتے ہیں۔ لوگوں کو attract کیا جاتا ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ سفر کریں۔ جب آپ کے پاس competition ہی نہیں وہ کیا attract کریں گے۔ ان کو پتہ ہے مجبوری ہے بلوجستان کے لوگوں کی ہمارا ایک ہی جہاز ہے اسی میں بیٹھنا ہے چاہے وہ جہاز گرنے والا ہو۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے پرانے جہاز بلوجستان کے routes پر دیئے جاتے ہیں۔ دو تین دفعہ میرے ساتھ ذاتی حادثہ ہوا کہ وہ جہاز یہاں گراوئڈ ہوا تین دن، میں اسلام آباد سے کوئی آرہی تھی۔ جیسی وہ اتر اجس مشکل سے اُترا اس کے بعد وہ جہاز گراوئڈ ہو گیا۔ پتہ نہیں کتنا ہفتہ ادھری کھڑا رہا اور اس کے بعد وہ آگئی۔ تو یہ کہ جانوں کا آپ دیکھیں کہ اتنے لوگ جارہے ہیں۔ ہر جان کا risk برابر ہوتا ہے۔ چاہے وہ منظر ہے یا عام بندہ ہے اور وہ اس قسم کے پرانے جہاز اس routes پر چلا جا رہے

ہیں۔ کیا بلوچستان کی کوئی اہمیت نہیں بلوچستان کے لوگوں کی زندگی کی کوئی قیمت نہیں۔ دوسرا ان کی سروزز کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ انتہائی باسی کھانا serve کرتے ہیں جس کو کھانے کے بعد انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ اس میں سے کیڑے مکوڑے بھی نکلے۔ اور میں نے written in بھی دیا ہے کہ جی یہ آپ کی سروزز ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس طرح کے رویے کیوں اپناتے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ ان کو as routes پر مالی فائدہ بھی ہو گا۔ باقی باتیں دیگر معزز ممبر کر چکے ہیں۔ جہاں تک نائٹ لینڈنگ کی بات ہے۔ کہ جی نائٹ لینڈنگ ہو گئی کوئی میں اور آج تک ہم نے وہ نائٹ لینڈنگ نہیں دیکھی تیرا ان کے جو ملازمین ہیں ان کا رویہ صحیح نہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ جی ہم تو سروزز پر لگ چکے ہیں اس کے بعد ہم ریٹائر ہو گئے ان کا رویہ بلا tuff ہوتا ہے۔ ان کو چاہیے کہ اگر ایک مسافر آ رہا ہے۔ ٹکٹ اس طرح دے رہے ہوتے ہیں جیسا کہ اس کا کرایہ انہوں نے ادا کرنا ہے۔ تو ان کے رویے کو بھی بہتر ہونا چاہیے اس حوالے سے ان کے GM سے بات ہوئی چاہیے۔ میں نے پچھلے دونوں GM سے بھی suggestion کی ہے۔ میں آپ کو ساری request کی ہے۔ But he did not come to me سب سے اہم مسئلہ اس وقت بلوچستان میں PIA کا حج فلاٹ کے حوالے سے۔ جب بھی حج شروع ہوتا ہے آپ یقین کریں سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کہ یہاں پر خاص طور پر ignore کیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ ہمارے بہت سے لوگ حج کرنے گئے اور ہم نے اس کا personally تجربہ کیا۔ ایک تو ایک پورٹ سے اتنی دور پارکنگ کی جاتی ہے کبھی حاجیوں کی فلاٹ تبدیل کی جاتی ہے۔ اور ڈاٹریکٹ فلاٹ یہاں بہت ہی کم ہوتی ہے۔ یہاں کے مسافروں کے حوالے سے اور جب یہاں سے کبھی آپ کو عمرے کے لئے جانا ہو تو عمرے کے لئے کوئی فلاٹ نہیں ہے۔ آپ یا تو کراچی جائیں یا لاہور یا اسلام آباد۔ تو میری ایک request ہے کہ ان چیزوں کو سنجیدگی سے دیکھنا چاہیے اور یہ suggestion ہے ڈاکٹر صاحب نے بھی کہا اور تمہش صاحب کی تجاویز سب سے اہم ہیں میری نظر میں ان تمام مسائل کا conclusion یہ یہ نکلتا ہے کہ GM پی آئی اے کوفیڈرل یول approach کی جائے اور وہ رپورٹیں ان کو دی جائیں جو پہلے پاس ہو چکی ہیں ہم صرف بولتے رہیں گے اور ہو گا کچھ بھی نہیں وہی پی آئی اے چلتی رہے گی وہی سلسلہ، اس پر ہمیں ایک سخت استینڈ لینے کی ضرورت ہے۔ اور ان کے جو sub offices یہاں پر بنیں گے یہ بالکل صحیح بات ہے۔ جو قرارداد لائی گئی ہے کہ جی ملازمتوں کے حوالے سے اس میں ایک ہی جیسے لوگ بھرتی کیتے جا رہے ہیں پھر ان ہی

کے بچھرتی کیئے جائیں تو ان میں ایک پر سفت کوٹھ بھی پورا نہیں ہو رہا ہے تو ہمارے جتنے بھی لوکل لوگ ہیں جو یہاں کے باشندے ہیں چاہے وہ لوکل یا ڈومیسکل ہیں ان سب کو entertain کیا جائے اسی صورت میں یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ ورنہ میں بھی تقریر کر کے بیٹھ جاؤں گی دوسرا بھی تقریر کر کے بیٹھ جائیں گے۔ لیکن یہ مسئلہ جوں کاتوں رہے گا۔ تو میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پر عمل درآمد ہونا چاہیے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی کیپن عبدالناقہ صاحب!

کیپن (ر) عبدالناقہ اچکزی (وزیر امور نوجوانان): جو تحریک التواء جعفر خان صاحب نے پیش کی ہے اس میں آپ کا مختصر وقت لوں گا۔ دو تین پواسٹ ہیں جن کو میں شامل کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے جناب سپیکر! کوئی جو کہ ہمارے صوبے کا درالخلافہ ہے۔ اور یہاں پر دو انٹرنشنل فلاٹس ہیں ہفتے میں اور نیشنل فلاٹس تو ہر روز چلتی رہتی ہیں۔ یہاں پر جو جزل نیجر کی پوسٹ ہے اس پر گروپ 9 کے آدمی کو بھایا گیا ہے ٹرکٹ آفسر کے طور پر اگر اس کے مقابلے میں دیکھ لیں۔ سندھ حیدر آباد میں صرف دو فلاٹس چلتی ہیں وہ بھی نیشنل فلاٹس not انٹرنشنل وہاں پر جزل نیجر کی پوسٹ کا آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ وہ بھی گروپ 10 کا تو ذرا آپ اسکا comparison دیکھ لیں۔ کہ کوئی کی نسبت حیدر آباد میں گروپ 9 کا آدمی ہے وہ ڈسٹرکٹ نیجر کی حیثیت سے بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہاں پر As General Manager کی capacity میں ہے۔ سینئری جناب سپیکر! یہاں پر ہمارے بلوجستان کی 422 سیٹیں جو خالی پڑی ہیں سب سے پہلے آپ سے گزارش ہے۔ کہ اگر اس کے اوپر حکم جاری کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** 422 ہے یا 622؟

وزیر امور نوجوانان: جناب سپیکر! 622 سیٹیں بلوجستان کی خالی ہیں ان کو fill کرائی جائے۔ thirdly جناب سپیکر! ہمارے بلوجستان کے کوٹے میں جس طرح ہمارے پاس یہ paper آیا ہے۔ یہاں پر 1062 پوٹیں ہیں جن میں سے 440 آدمی بھرتی کئے گئے ہیں اور 622 سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ اس کے بہ نسبت اگر آپ سندھ کو لیں وہاں پر 1345 allotment ہیں۔ اور وہاں پر جو بھرتی ہوئے ہیں وہ 4832 ہیں۔ یعنی کہ سر پلس 3487 بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ یہاں پر جو سیٹیں ہمیں allotted ہیں۔ ان میں سے 622 خالی پڑی ہیں۔ سندھ میں اضافی بھرتی کی گئی ہے اس کے علاوہ جو سیٹیں بلوجستان میں خالی پڑی ہیں وہ اپنی جگہ لیکن جو سیٹیں پڑ کی گئی ہیں۔ ان میں سے آدھے سے زیادہ آپ کو

ایسی ملیں گی۔ جو قلعہ عبداللہ چن اور پشین وغیرہ کے جعلی لوکل اور ڈومیسٹک سٹریکٹ بنا کیں ہوئے ہیں اور بلوجستان کے کھاتے میں بھرتی ہوئے ہیں۔ لہذا آپ سے گزارش یہ ہے کہ ان کی چھان بین کرائی جائے۔ جو outsider ہیں اور ہمارے لوکل سٹریکٹ اور ڈومسٹک پر بھرتی ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ پر یہاں کے لوکل لوگوں کو بھرتی ہونا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری جو 622 خالی سیٹیں ہیں ان کو بھی fill کیا جائے۔ Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر لاء!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب! میں صححتی ہوں یہ تحریک التواء نہایت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس کا تعلق یروزگار افراد سے ہے اور جب محرومیاں اور نا انصافیاں حد سے بڑھ جاتی ہیں تو بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کو ہر مرحلے پر نظر انداز کر دیتے ہیں اور یہ معاملات آج کے نہیں بلکہ یہ بار بار بلوجستان کے نوجوں اور بلوجستان کے لوگوں کے ساتھ یہ ہوتا رہا ہے اور آئندہ میں بھی ہوتا رہیگا تو اس میں اپنا حق مانگنا اور اپنی رائے یہاں پر پیش کرنا کوئی گناہ کی بات نہیں ہے یہ تحریک التواء نوجوانوں کی دل کی آواز ہے اور یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس پر ہم بات کریں جناب سپیکر! باقی تمام مسئلے ہمارے آرمیبل ممبرز نے آپ کے سامنے لے آئے ہیں تو یہاں پر چند حقائق پیش کرو گئی کہ پی آئی اے کے جو ہیڈ آفسر ہیں ان میں بلوجستان کا کوئی فرد تعینات نہیں ہے پاکستان میں اور پاکستان سے باہر لندن، جمنی، نیویارک یا نیوزی لینڈ میں جہاں پر بھی اس کے ہیڈ آفسر ہیں وہاں پر کوئی بھی بلوجستانی تعینات نہیں ہے اس میں یہ ترمیم کریں آپ ایسی رو لگ دیں کہ جہاں جہاں پر ملک سے باہر جو اسکے ہیڈ کوارٹرز ہیں وہاں پر بلوجستان کے لوگوں کا ہونا لازم ہے بلوجستان کے لوگ بھی پاکستانی ہیں اور آپ انہیں یہ احساس دیں کہ وہ پاکستان کے لوگ ہیں اور پاکستان کا ایک حصہ ہے اگر آپ نے ان اسامیوں میں ہمیں حصہ نہیں دینے گے تو وہ ہمیشہ سے اپنے کو محروم، یروزگار اور ایک محکوم قوم سمجھیں گے جناب سپیکر! میں صححتی ہوں یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور اس کے علاوہ جو اخبارات ہیں جن میں چھوٹے موٹے نام نہاد اخبار ہوتے ہیں اسلام آباد سے وہ ایڈورٹائز کر دیتے ہیں نوکریوں کے بارے میں تو میں یہ صححتی ہوں کہ وہ اخبار خود یہاں کوئی میں تین دن بعد اگر کوئی ان نام نہاد اخباروں کو پڑھے تو ہمارے علاقے جیسے گواڑ، مکران، پنجاب، تربت، چمن، قلعہ عبداللہ اور قلعہ سیف اللہ وہاں پر تو ان اخباروں کا نام و نشان بھی نہیں ہے تو لہذا مہربانی کر کے وہاں پر یہ بھی کہیں کہ ایسے اخباروں میں ایڈورٹائز کریں جن کو روزانہ یہاں پڑھا

جاتا ہے اور بڑے بڑے تکمیلوں کی جو ملازمتیں ہیں ان کو بڑے اخباروں میں ایڈورٹائز کیا جائے۔ جناب پسیکر! اس کے علاوہ مرکز میں جتنے بڑے بڑے تکمیلے ہیں وہاں پر ایک بھی بلوجستانی نہیں ہے دیگر صوبوں کے نوجوان ان کا لوکل ڈویسیائل کوئی سے باہر دور دراز علاقوں سے بنا دیتے ہیں اور وہاں سے آ کر ڈویسیائل لے لیتے ہیں اور جا کر ان توکریوں پر تعینات ہو جاتے ہیں ان پر آپ رولنگ دیس میں کہ جو ڈی سی اوز ہیں وہ اپنی ذمہ داری نبھائیں اور جو فسران ہیں وہ اس پر سختی سے نوٹس لیں کہ کیا واقعی یہ ہو رہا ہے کہ لوکل سرفیکٹ جاری کر رہے ہیں ڈویسیائل جاری کر رہے ہیں اور ہمارے لوگوں کی جگہ دوسرے لوگوں کو تعینات کیا جا رہا ہے اور بلوجستان کا جو مقررہ کوٹھہ ہے وہ 5.2 فیصد ہے ہم بالکل اسے نہیں مانتے ہیں جناب پسیکر! بلوجستان کے کوٹھے میں میرے خیال ہمیں 50% اس میں سے دیے ہیں اور وہ بھی بلوجستان کے نام سے جعلی ڈویسیائل پر تعینات ہیں۔ جناب پسیکر صاحب! اس پر تحقیقات کرائیں اور آپ دیکھیں آدھے سے زیادہ لوگ بلوجستانی نہیں ہیں اور انہوں نے جعلی ڈویسیائل اور لوکل بنار کھے ہیں اور اس کے proofs بھی ہیں اور ایک بات میں آپ کے نوٹس میں اس اسمبلی کے معزز فلور پر لے آؤں کہ بلوجستان کے ایک ہی سینئر آفیسر ہے جن کا نام آپ کی اجازت سے میں لوں جناب اصغر خان وردگ ان کو بائی پاس کیا گیا ہے اور ان کی جگہ راشد عزیز جو کہ ایک جونیئر آفیسر ہیں کو ان کی جگہ پر لایا گیا ہے تو جناب پسیکر! یہاں پر میرٹ کی وجہیاں اڑا دی گئی ہیں بلوجستان کے لوگوں کو اتنا بھی حق نہیں ہے کہ اپنے لوگوں کی سفارش کریں جناب پسیکر صاحب! مرکز میں سیٹوں کے حوالے سے جو اخبارات ہیں اور اشتہارات جو وہ جاری کرتے ہیں اس کا بھی آپ نوٹس لے لیں اور دس پندرہ دن پہلے کیونکہ دور دراز علاقوں کے جو لوگ اگر ایک دن پہلے اخبار میں دیکھ لیں تو وہ اسلام آباد نہیں پہنچ سکتے جس طرح ہمارے آزیبل ممبر نے فلاٹ کی بات کی ایک ہی فلاٹ ہے چاہیے وہ کراچی ہو وہ ایک دن یا دو دن پہلے نہیں آپ پندرہ سے بیس دن پہلے ایسے اخباروں میں دیں جو بڑے اخبار ہیں جو پڑھے جاتے ہیں اور یہاں کے جو اصلی لوگ ہیں بلوجستانی ہیں ان کا وہاں پر ہونا اور ان کی نمائندگی بلوجستان کے لئے ہے جناب پسیکر! یہاں ہر ممبر آج اپنے ضلع کے لئے اپنے لوگوں کے لئے بول رہا ہے وہ اپنے مقاد کے لئے نہیں وہ بلوجستان کے مقاد کے لئے کہہ رہا ہے کہ بلوجستان کے لوگوں کی نمائندگی جب بھار ملک میں ہو گی بلوجستان کی نمائندگی مرکز میں ہو گی مرکز کے جتنے بڑے ڈیپارٹمنٹس ہیں آپ دیکھیں ایک بھی سیکرٹری بلوجستان کا نہیں ہے جو بڑے افسران ہیں سب دوسرے لوگ تعینات ہیں 17 یا 18 گریڈ سے

اوپر کوئی آفیسر آپ کا نہیں ہے تو ہماری نمائندگی کون کریگا جب تک کسی کے دل میں وہ جذبہ نہ ہو اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لئے اپنے صوبے کے لوگوں کے لئے جناب پسیکر! کوئی باہر کے لوگ آ کر ہمارے لئے نہیں روئیں گے میں یہی سمجھتی ہوں دوسرے جو مجھے ہیں مرکز میں جیسا واپڈا ہے ریلوے ہے۔ ریلوے ایک بہت بڑا محکمہ ہے وہاں پر بھی ہمارے لوگوں کا نام و نشان نہیں ہے تو اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہونگی جناب پسیکر صاحب! میرے خیال میں اس پر ہم نے بہت بحث کر لی ہے اور ہم وفاقی گورنمنٹ سے یہ رجوع کریں کہ پیزیز جو منظور شدہ اسامیاں ہیں بلوجستان کی 5.2 فیصد کے لحاظ سے 1062 جن میں سے 422 پوٹھیں دی گئی ہیں اور 640 ابھی تک خالی پڑی ہیں ان پر بلوجستان کے لوگوں کا حق ہے اور یہ بلوجستان کے لوگوں کو دیا جائے تاکہ ہم اپنے آپ کو پاکستانی سمجھیں کیونکہ مرکز میں جب ہماری نمائندگی ہوگی وہ ایک گلدتے کی طرح ہے تمام صوبوں کے لوگ اس میں شامل ہیں۔ بلوجستان کے لوگوں میں وہ ایک پلاسٹک کے پھول کے گلدتے کی طرح ہمارے ڈویسائیل پر وہاں ہمارے ساتھ رہیں گے وہ نہ بلوجستان کی بات کریں گے نہ بلوجستان کے لوگ ہیں تو ہم یہی گزارش کریں گے کہ بلوجستان کے لوگوں کو ان کا حق دیا جائے اور ان کو ان محرومیوں سے نجات دلائیں اور یہ ہمارے اس آزیبل ہاؤس کی ذمہ داری ہے یہاں کے آزیبل ممبرز کی ذمہ داری ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے چیف آف جھالاوان صاحب ہمارے چیف آف ساراowan صاحب اور یہاں پر اور بھی آزیبل ممبرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے بھی اس کی نشاندہی کی ہے اور یہ خود باوقار لوگ ہیں یہ جانتے ہیں کہ ان کے لوگوں کے کیا مسائل ہیں جب تک یہ صحیح فیصلہ ان کے ہاتھ میں ہے اور آپ مرکز سے یہی رجوع کر سکتے ہیں اور میں پر زور نہ ملت کرتی ہوں اگر ہمارے بلوجستان کی سیٹوں پر دوسرے لوگ فائز ہوئے بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی میدم صاحب!

**مسنونین رحمن کھیتران:** شکریہ جناب پسیکر صاحب! میں آپ کا زیادہ ثانیم نہیں لوگی اس لئے کہ اس قرارداد کے حوالے سے اتنی زیادہ بات ہو چکی ہے اور اتنی تفصیل سے ہو چکی ہے میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمارے بولنے سے کوئی اثر نہیں ہوگا آپ یہ رونگ دیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے بارے کوئی قرارداد اگر پاس ہو اور اس پر تقریباً دو گھنٹے جو بحث ہوتی ہے اس میں اس کا concerning سینٹر ممبر یہاں ہونا چاہیے آج میں سمجھتی ہوں کہ اگر جی ایم پی آئی اے یہاں پر ہوتے چاہیے وہ nine group کا ہے یا

group ten کا تو جتنی ہمارے ممبران نے قبیلی باتیں کی ہیں اور اچھے مشورے دیے ہیں میرا خیال ہے کہ ان کا ہونا بہت ضروری تھا اسی طرح میں آپ سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ اگر کوئی next قرارداد پر بحث ہوتی ہے تو کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے concerning آدمی کو یہاں پر ضرور ہونا چاہیے تاکہ اسے پہنچے کہ جو بات ہم فلور پر کرتے ہیں وہ بات ان تک ڈائریکٹ نہیں پہنچتی وہ ڈائریکٹ آکے ہمارے لوگوں کے تاثرات کو سمجھیں اور جو قبیلی الفاظ ہمارے ممبران نے کہہ اور انہوں نے اچھے طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا تو اس بولنے سے صرف ہمارا یہ اثر اسمبلی تک رہتا ہے باہر کیا ان کے پاس یہ message پہنچتا ہے یہ نہ میں جانتی ہوں نہ آپ جانتے ہیں لیکن اس لئے کہ آپ سے پھر گزارش کرو گئی کہ رونگ کے دوران جو بھی concerning سینئرممبر ہے یا آفیسر ہے ان کو یہاں پر ضرور ہونا چاہیے وہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کا ہو بہت شکر یہ۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکر یہ۔ جی مولا نا عبدالباری آغا!

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پلک ہیلتھنجیٹر گگ) : بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! بڑا ہم مسئلہ ہے اور بہت اچھی پیش رفت ہے کہ یہاں پر ہمارا صوبہ جو پاکستان کا 45% رقبہ ہے اور پانچ فیصد آبادی ہے آبادی کے لحاظ سے تو بہت کمزور ہے اور رقبے کے لحاظ سے بہت بڑا ہے اور بھی میں نے ایسا ڈیپیٹ نہیں دیکھا ہے کہ وہ مختلف وفاقی مکملوں پر ہو اور ممبران صاحبان نے تجاویز دیدیں اور عوام کے مفاد اور عوام کی سہولت کے لئے بڑی اچھی بات ہے کہ اس پر آپ لوگوں نے ڈیپیٹ رکھا ہے پی آئی اے کے حوالے سے سب سے پہلی بات یہ ہے میں غلط نہیں ہوں پی آئی اے کے معنی پاکستان اٹرنسیشنل ایر لائن۔ اٹرنسیشنل ایر لائز کی جتنی سہولتیں ہم نے دیکھی ہیں افغانستان میں اندیا میں ایران میں اور یورپ کے دیگر ممالک میں ہم گئے ہیں یہاں ہماری پی آئی اے میں وہ سہولتیں نہیں ہیں یہاں پر چاہے کھانا ہے چاہے پانی کا انتظام ہے چاہے خدمتگار ہیں سارے بے کار جیسے بلوجستان کے لوگ ناخواندہ ہیں ہماری پی آئی اے کے اکثر سوائے پائیٹ کے خداخواستہ اگر پائیٹ بھی کوئی لوکل بس کا ڈرائیور بنے تو ہماری پی آئی اے کا حشر نشر ہو گا وہاں پر وی آئی پیز کی کوئی خاص رہائش نہیں ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کھانے بھی پرانے ہیں۔ کھانوں کا تو ہم زیادہ عادی نہیں ہیں تو ان کے جو کھانے ہیں وہ اکثر پرانے ہوتے ہیں مطلب پرسوں کا کھانا پڑا ہوا ہے کراچی کا باسی کھانا تو آج فلاٹ کوئٹ آرہی ہے اسلام آباد سے یا کراچی سے مطلب یہ ہے کہ کھانے کا بہت ناقص انتظام ہے اور پانچ سال پہلے جو ہم نے کھانا

دیکھا تھا جو ٹھوڑا بہت استعمال کے قابل تھا ابھی وہ بھی نہیں ہے اور صبح سویرے ساری کراچی والی فلاںگیٹ میں بھی ناشتے کا انتظام نہ ہونے کے برابر ہے اور اس میں اگر خدا نخواستہ کوئی مریض ہو تو ڈاکٹر کا بھی انتظام نہیں ہے اور گزارش یہ ہے جناب سپیکر! ایک شیڈول بھی نہیں ہے ساری پرانی ٹرانسپورٹر ٹرینیشن ہیں ہماری بسیں بھی پرانی ہیں کوئی سے خپدار تک جاتی ہیں پہنچنے تک جاتی ہیں بسوں پر ٹرانسپورٹر ٹرینوں کے ایک مخصوص طبقے کا باقاعدہ قبضہ ہے ریلوے انگریز کے دور میں جس طرح بیت الخلا اور نماز کا کوئی سٹم وقت نہیں تھا ہمارے جہازوں کا بھی کوئی وقت و سٹم نہیں ہے جب جدہ جاتے ہیں تو وہاں کی ائمہ لائیں میں پاکستانی ائمہ پورٹ کا کوئی شیڈول نہیں ہوتا ہے یعنی پاکستانیوں کی قدر نہیں ہے پی آئی اے کی بھی کوئی قدر نہیں ہوتی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوجستان پاکستان کا آدھا حصہ ہے اور بڑا فاصلہ ہے اور سڑکیں کچی ہیں ٹرانسپورٹیشن کمزور ہیں ہونا تو یہ چاہیے کہ چمن سے دینی تک کیپٹن صاحب تشریف فرمائیں وہاں کا ممبر ہیں اور دینی تک جاپان تک جتنے کاروباری لوگ ہیں ان کے لئے کوئی خاص سہولت نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ کوئی ہیلی کا پٹر ہونا چاہے کوئی اور طریقہ ہونا چاہے پاکستان نے ساری جو فضائی سہولتیں ہیں دوستوں کے حوالے کی ہیں دوست تو آپ سمجھتے ہیں جناب سپیکر! اپنے عوام کے لئے جتنی facilities تھیں اور ہمارے اسلام آباد ائمہ پورٹ پر ایک انگریز بیٹھا ہے کمپیوٹر میں ہماری پلٹری اور داڑھی کو چیک کرتا ہے کہ اس میں کوئی القاعدہ والا تو نہیں ہے القاعدہ ان کے دلوں میں ویسے ہی بیٹھی ہوئی ہے یہ لوگ ڈر رہے ہیں ان کے دلوں میں خوف ہے اور سیاسی بیمار ہیں تو مسئلہ یہ ہے جناب سپیکر! کہ ہر محکمہ پر چاہیے گیس کا محکمہ ہے ساٹھ فیصد گیس بلوجستان سے نکلتی ہے ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہے اور اس طریقے سے ہمارے بلوجستان میں PIA کے جی ایم کی حیثیت وہ ایک ڈسٹرکٹ آفیسر کی طرح ہے اور جہاں تک نوکریوں کا مسئلہ ہے جیسے دوستوں نے ذکر کیا ہے میں تو اتنا بخبر نہیں ہوں جتنے میرے خیال میں لگے ہیں جعلی ڈویسائیل پر جو نہیں لگے ہیں اس میں میں ایک اضافہ کر رہا ہوں کیوں نہیں لگے ہیں جعلی ڈویسائیل کا انتظار ہے جعلی ڈویسائیل میں تو خدا نخواستہ پیسوں پر یہ نوکریاں دیدیں گے تو گزارش یہ ہے کہ ایک رقبے کے حوالے سے فضاء کے حوالے سے گودار کے حوالے سے پسند کے حوالے سے ہر حوالے سے تو یہ ہونا چاہیے اور rate کے حوالے سے PIA کا ٹرانسپورٹیشن کی ہر چیز پر قبضہ ہے شاہین کو انہوں نے سازش کے تحت بند کیا ایک اچھی تجویز کہ آج ان کے جی ایم کو بلانا چاہیے اور ان سے جواب طلبی اور باز پرس ہونا چاہیے ہم وزراء کو لوگ ویسے وزیر سمجھتے ہیں کہ ایک جھنڈے کا وزیر ہے واقعی ہم تو اتنے زیادہ ہیں کہ بس ایک

جھنڈے والا وزیر ہیں پولیس پتہ نہیں ہمارے پاس ہے یا نہیں میرا تو وزراء کو یہ مشورہ ہے کہ پولیس کو چھٹی کریں اور جو وفاتی گھکے ہیں ان کو پابند کریں، و آخر داعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی صادق عمرانی صاحب!

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جناب سپیکر صاحب! آج PIA کے متعلق قرارداد اس ایوان میں ہمارے معزز رکن نے پیش کی ہے اس قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہوئے ۔۔۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ابھی تک تو تحریک التواء ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** ہاں حمایت کرتے ہیں آگے بڑھاتا ہوں اور آپ سے بھی یہی درخواست کروں گا کہ آپ اس سلسلے میں رونگ دیں جناب سپیکر! صرف مسئلہ یہاں پر PIA کا نہیں ہے مسئلہ وفاتی اداروں میں بلوجستان کی نمائندگی کا ہے جناب سپیکر! جتنے بھی وفاتی ادارے ہیں ان میں بلوجستان کے لوگوں کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے اور خصوصاً PIA میں تو بالکل زیر و بظہ زیر ہے اور سہولیات بھی یہاں کے لوگوں کو اتنی نہیں ہیں جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ آپ رونگ دیں اور PIA کے جی ایم کو یہاں اسمبلی میں طلب کر لیں یہاں پارلیمانی گروپ، جناب سپیکر صاحب! آپ اور وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی میں ان تمام مسائل پر وہ ہمیں بریفنگ دیں کہ آج تک بلوجستان سے PIA میں کتنے لوگوں کی نمائندگی ہے میرے خیال میں نہ ہونے کے برابر ہے اس کے علاوہ جو سہولیات ہیں وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہیں جناب سپیکر! سارے ملک میں PIA رعایتی ٹکٹیں دیتی ہے یہ رعایت اگر نہیں ہے تو بلوجستان کے لوگوں کے ساتھ نہیں ہے کم از کم جو پالیسی کار پوریشن نے بنائی ہے وہ پورے ملک کے لئے ہونی چاہیے اور خصوصاً بلوجستان پسمندہ صوبہ ہے اس کے لوگوں کیلئے تو زیادہ سے زیادہ رعایتیں ہونی چاہیں تو اس سلسلے میں جب جی ایم صاحب آئیں گے تو ان کے ساتھی یہ بات ہونی چاہیے کہ یہاں دن کو ایک فلاٹ کراچی جاتی ہے ایک اسلام آباد اس کے بعد بالکل نہیں ہے میری ایک درخواست جناب سپیکر! آپ سے کہ اس میں یہ بھی mention کریں کہ رات کو اسلام آباد سے جو night coach چلتی ہے نو، دس بجے وہ کوئی کراچی جائے اور دن دو بجے کے بعد چار بجے کے بعد اگر ایک جنپی میں یہاں کے لوگوں کو صوبے کے دوسرے شہر کراچی یا کہیں اور جانا ہو تو یا ملک سے باہر تو یہاں سے کوئی ایسی سہولت نہیں وہ چوبیں کھنٹے اگلے دن کا انتفار کریں اور night coach چھپی یہاں سے چلانی چاہیے جناب سپیکر! اب کوئی خضدار ملتان ڈی جی خان، جیکب آباد، پشاور، ٹوپ، اور سی، جو سیکشن

تھے پہلے جو PIA کی فلاٹیس وہاں پر چلتی تھیں ان کو بند کر دیا گیا ہے ہم یہ بھی اس ایوان کے توسط سے ایم ڈی PIA کو کہ ان علاقوں کو جو سہولیات پہلے دی گئی تھیں ان کو بحال کیا جائے میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور جناب سپیکر! آپ سے درخواست ہے کہ اپنی رولنگ میں یہ ضرور شامل کریں کہ ایم ڈی PIA کو یہاں فوری طور پر طلب کیا جائے، Thank you،

**جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ صاحب!**

**سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت):** شکریہ جناب سپیکر! زیر بحث تحریک التواء عغفران صاحب کی یقیناً اہمیت کی حامل ہے جناب! تمام دوستوں نے تمام معزز ممبران نے اپنی قیمتی رائے کا اظہار کیا خاص طور پر چیف آف جھالا و ان نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور جس طرح کی مشائیں دیں وہ دوردار علاقوں کیلئے صوبے کی یقیناً سب لوگوں کے لئے قابل فہم تھیں اور میں خاص طور پر ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ریبوٹ ایریا جہاں سے ہمارا تعلق ہے اس کا ذکر کیا جناب سپیکر! یہاں پر مسئلہ ایک کار پوریش کی نمائندگی یا ایک کار پوریش میں چار ملازمتوں کا نہیں ہے میں سمجھتا ہوں بنیادی طور پر یہاں پر بلوجستان کے وہ حقوق مرکزی حکومت کے جتنے ڈویژن ہیں یا وہاں پر جتنے ادارے ہیں کار پوریشنز ہیں ان میں جس انداز سے ان کو نظر انداز کیا گیا ہے جس طرح سے حقوق کی پامالی کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں سب کو سب جگہوں پر ان کی نمائندگی کا حق ہے اور اس قرارداد کے توسط سے ہم تمام کار پوریشنوں کی بات کریں گے جناب سپیکر! پاکستان میں 72 کار پوریشنز ہیں اب ان میں ہمیں تو صرف چند ایک نظر آتے ہیں جن کا تعلق روزمرہ لوگوں سے ہے واپڈا اور ٹیلی کیونکیشن اور ان کے ساتھ ساتھ جو PIA ہے لیکن ان کے علاوہ جناب والا! 72 کار پوریشنز ہیں اور ان کا وہی کام ہے جو ایک صوبائی حکومت کا یا ایک مرکزی حکومت کا رول ہے ان کا وہی رول ہے میں جناب والا! اس طرح سے مثال دوڑگا کہ واپڈا ایک اخباری ہے لیکن اس اخباری میں ڈولپمنٹ فنڈ آپ کی صوبائی گورنمنٹ سے زیادہ ہے ایک سال کا اور اس کی activity ہم اپنے صوبے میں دیکھیں کہاں پر ہے اسی طرح سے جناب والا! اسٹیل مل ہے باقی ادارے ہیں وہاں پر بلوجستان کی نمائندگی میں سمجھتا ہوں کہ نہ ہونے کے برابر ہے جناب والا! جب میں سینیٹر تھا میں نے وہاں ایک سوال raise کیا تھا اور اس کا جواب جو مجھے written میں آیا کہ بلوجستان کی نمائندگی جتنے بورڈ آف ڈائریکٹرز ہیں ان میں کتنی ہے کہیں پر جناب! بالکل نہیں تھا لیکن حد کی بات تو یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی گورنگ باؤڈی میں بلوجستان کی نمائندگی نہیں تھی آزاد کشمیر کی

نمائندگی تھی تو جناب پسکر! ہم یہ حق اپنا محفوظ رکھتے ہیں کہ جن اداروں میں جس فورم پر اس ملک کے اصل فیصلے ہوتے ہیں وہاں پر ایک صوبائی اکائی کو یکسر نظر انداز کر دینا میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی نامناسب بات ہے۔ یہ ملک جناب والا! ایک فیڈریشن ہے اور اس کی چار اکائیاں ہیں تو اس کا عکس ہر جگہ نظر آنا چاہیے وہ کار پوریشن ہو وہ ہائی کورٹ ہو سپریم کورٹ ہو یا ملک کے دوسرے ادارے ہوں ہر جگہ پر وہ عکس نظر آنا چاہیے جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط اصطلاح ہے کہ ہم تمام لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ پنجاب ملک کا بڑا صوبہ ہے میں کہتا ہوں بلوجستان ملک کا بڑا صوبہ ہے چیلیں اگر ہم اس بات پر اتفاق کر لیتے ہیں کہ نوکریوں کے حوالے سے ان کی آبادی زیادہ ہے اور ان کو آبادی کی بنیاد پر نوکریاں ملیں چونکہ لوگ اس میں لگتے ہیں لیکن پھر یہی فارمولہ ڈیپلمنٹ کے حوالے سے apply کیا جائے جہاں پر رقبہ زیادہ ہے جہاں پر زمین زیادہ ہے اس علاقے کو ڈیپلمنٹ کیلئے زیادہ فنڈ منا چاہیے اب جناب والا! مرکزی حکومت میں ابھی بھی کام ہو رہا ہے آئندہ مالی سال کے PSDP کیلئے میں پوچھنا چاہیا ہوں جناب والا! وہاں پر پانچ سو چھو سوارب کا PSDP ہے اس PSDP کو بنانے میں جہاں پر پلانگ کمیشن ہے مرکزی حکومت کا وہاں پر ہماری نمائندگی کیا ہے میرے خیال میں پورے پلانگ کمیشن کے جتنے ممبران ہیں شاید ایک کا تعلق بلوجستان سے ہو لیکن وہاں پر ہماری نمائندگی نہیں ہے جہاں پر اس طرح کے اہم فیصلے ہوتے ہیں جب وہاں پر ہماری نمائندگی نہیں ہوتی تو ہم کس طرح موقع رکھیں کہ وہاں پر ہمارے ساتھ انصاف کیا جائیگا اور جناب والا! ATR کے آپریشن ATR ایک نیا جہاز ہے PIA نے introduce کیا ہے اپنے بڑے میں اور خاص طور پر وہ ان روٹوں پر جہاں پر فوکر تھے ان کی جگہ پر وہ استعمال ہو رہے ہیں تو ATR کی سرویز جہاں جہاں ہیں اور جہاں پر روٹ نہیں ہے جس طرح ناردن ایریا کوٹکٹ کے حوالے سے subsidy rate دیا گیا ہے ہمارا بھی مطالبہ ہے مثلاً تربت، کوئٹہ بلیک ٹاپ روٹ نہیں ہے تو اس روٹ پر چاہیے کہ اس کو subsidy rate دیں جہاں بلیک ٹاپ روٹ ہے وہاں پر ہم نہیں چاہتے ہیں لیکن جہاں بلیک ٹاپ روٹ نہیں ہے لوگ مجبور ہیں جہاں میں جانا چاہتے ہیں تو وہاں پر جناب والا! میری گزارش ہو گی کہ انکو subsidy rate دیا جائے اور night landing جناب والا! پچھلی حکومت میں فناں ڈیپارٹمنٹ میرے پاس تھا پانچ کروڑ روپے تھے جناب والا! ہم نے وہ زمین کی خریداری کیلئے release کئے تھے لیکن اس کے بعد پھر ان کی demand آئی شاید تین کروڑ کی تو آٹھوکروڑ روپے ابھی تک صوبائی حکومت نے دیدیئے ہیں حالانکہ یہ کام صوبائی حکومت کا نہیں تھا یہ کام

سول ایوی ایشن کا تھا یہ اس کی ذمہ داری تھی کہ night landing کی سہوتیں کوئٹہ ایئر پورٹ پر دے تو جناب والا! یہی ساری ہماری گزارشات ہیں اور پرائیویٹ ایئر لائسنسوں کا جہاں تک تعلق ہے جناب! ان کو جب لائسننس دیا جاتا ہے تو اس میں ایک شق ہوتی ہے کہ آپ profit route پر اگر آپ کے سو گھنٹے ہوئے فلانگ کے تو وہ جو profitable route نہیں ہے جو PIA کے پاس لکھے ہوئے ہیں ان پر ان کا ایک پرستیج ہوتا ہے کہ سو گھنٹے وہاں پر تو میں گھنٹے آپ نے لازمی اس روٹ پر آپریٹ کرنا ہے میرے خیال میں سول ایوی ایشن کا اس بات پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا اور پرائیویٹ ایئر لائنز جتنی بھی ہیں وہ انہی روٹوں پر زیادہ تر جاتی ہیں جہاں پر profit ہے وہ کم از کم سول ایوی ایشن اپنے ہی ایگریمنٹ کے مطابق اگر وہ سو گھنٹے profit والے روٹ پر آپریٹ کرتے ہیں تو میں گھنٹے وہ روٹ جہاں پر profit نہیں ہے ان پر بھی ان کو آنا چاہیے تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ان ترمیمات کے ساتھ اس تحریک التواہ کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جائے، شکریہ جناب!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ، آیا یہ تحریک التواہ، ایک منٹ، ہو گیا بس، بس ہو گیا ابھی ٹائم بھی کم ہے۔  
please زمرک خان ٹائم کم ہے پھر بعد میں۔

**وزیر مال:** سر! ایک منٹ لوگا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ٹھیک ہے جی بولیں۔

**وزیر مال:** جناب سپیکر صاحب! ہمارا چن کوئٹہ اور قلات روڈ بن رہا ہے کل اس کے بارے میں میں نے سنا ہے کہ ہڑتال ہو گی اور NHA نے جن ٹھیکیداروں کو ٹھیکے واپس دیئے ہیں جو وہاں پر حسین کمپنی تھی اس کو کینسل کروادیا ہے۔ پلانگ کمیشن میں ہماری میٹنگ ہوئی تھی ہمارے سی ایم نواب صاحب بھی تھے، ہم نے یہی تجویز دی کہ اس کو کینسل کرنے سے یہ روڈ ایک سال اور پچھے چلا جائیگا ابھی ہڑتال شروع ہو گئی روڈ تو اس سے بدتر حالت میں ہے میں اتنا کہتا ہوں کہ ان ٹھیکیداروں کو پابند کیا جائے اور NHA سے بات کی جائے کہ اس کام کو جلد از جلد شروع کر کے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے اور ان سے بات کر لیتے ہیں کہ ہڑتال کو موخر کر دیا جائے یا ان کو کینسل کر کے اس پر ایک point of order یہی بات کرنی تھی کہ یہ جو کام ہے اس کی رفتار کو تیز کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آیا یہ تحریک التواہ منشہ میں اینڈ جی اے ڈی کی ترمیم کے ساتھ قرارداد کی شکل میں منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور ہوئی)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اب میں رولنگ دے رہا ہوں بلوچستان میں جتنے بھی ایئر پورٹس بند ہیں انہیں فوری طور پر بحال کیا جائے ترتیب، گواہ، پسندی، اور ماڑہ، خضدار، سبی، والبندین، پنجگور اور ٹوب ان ایئر پورٹ سے فوراً کوئی اور کراچی کیلئے روزانہ کی سروں شروع کی جائے اور بلوچستان کے عوام کو ملک کے دوسرے علاقوں کی طرح لگٹ خریدنے پر رعایت دی جائے جو کہ اس وقت کوئی میں نہیں ہے تو اس قرارداد پر فوری عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے، قرارداد منظور ہوئی۔

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 27 مارچ 2009ء بروز جمعہ بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے متوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دو، جگرستا میں منٹ پر اختتام پذیر ہوا)



## بلوچستان صوبائی اسمبلی

### سرکاری رپورٹ / گیارواں اجلاس

### مباحثات 2009ء

﴿اجلاس منعقدہ 24 مارچ 2009ء بر طبق 26 مریخ الاول 1430ھ بروز منگل۔﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	وقہ سوالات۔	1
3	رخصت کی درخواستیں۔	2
	<u>سرکاری کارروائی۔</u>	
4	بلوچستان قوانین اراضی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2009ء)۔	26
5	قرارداد نمبر 3 میں جانب جناب جان علی چنگیزی (وزیر کو اٹی ایجوکیشن)۔	3
6	نمایتی قرارداد میں جانب سردار ثناء اللہ زہری (وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی)۔	33
7	تحریک التوانہ 2 پر عام بحث۔	42

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

63

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

64

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

65

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

66

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

67

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

68

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

69

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

70

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

71

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

72

24 مارچ 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

73